مختصر سوال و جواب کے انداز میں فن منطق کی مشکل ترین کتاب کا دلچسپ حل

اساتذہ وطلبہ کے لیے یکساں مفید

تصنیف

مفتی فیضان الرحمن کمال

استاذ مدرسہ خُلفائے راشدین

شاخ: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

تصنیف

مفتی فیضان الرحمن کمال

استاذ مدرسہ خلفائے راشدین

شاخ جامعہ علوم اسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

نام	تفہیم قطبی
مترجم و شارح	مفتی فیضان الرحمن کمال
باہتمام	فیصل رشید
اشاعت دوم	اپریل ۲۰۱۵
تعداد	۱۱۰۰
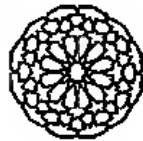
ادارۃ الرشید کراچی

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

Tel: 021-34928643 Cell: 0321-2045610
E-mail: Idaraturrasheed@gmail.com
Idaraturrasheed@yahoo.com

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اپنی بات

تیسری صدی ہجری میں جب منطق اور فلسفہ یونانی زبان سے عربی زبان میں منتقل ہوئے جن کے بہت سے اصول وقواعد شریعتِ اسلامی سے متصادم تھے اور اہلِ باطل منطقی قیاس کے ذریعہ اسلام پر اعتراض کرنے لگے اور مسلمانوں کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے لگے تو علماء اسلام نے منطقی انداز ہی میں ان اعتراضات کا ترکی بہ ترکی جواب دیا اور شکوک وشبہات دور کئے۔ بعدازاں بزرگوں نے بقدرِ ضرورت منطق وفلسفہ کو علومِ دینیہ کے نصاب میں داخل کیا اور ان فنون سے اس درجہ استفادہ کیا گیا کہ قدیم زمانہ میں علومِ دینیہ، فقہ، اصولِ فقہ اور تفسیر وغیرہ کی جو کتابیں لکھی گئیں جن میں سے کئی ایک آج مدارس عربیہ میں داخل نصاب بھی ہیں بلکہ ماضی قریب تک کے اکابرین مثلاً حضرت نانوتویؒ وحضرت تھانویؒ کی باطل پرستوں کی تردید میں لکھی گئی بیشتر تصانیف منطقی طرزِ استدلال سے پُر ہیں، ان کا سمجھنا علم منطق میں پوری بصیرت ومہارت حاصل کئے بغیر مشکل ہے۔

آج کل وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرحلہ ثانویہ خاصہ میں فن منطق کی کتاب ''قطبی'' کو جو اہمیت حاصل ہے وہ کسی طور پوشیدہ نہیں۔ روز افزوں بڑھتے ہوئے علمی انحطاط کے پیش نظر زیرِنظر کتاب ''تفہیم قطبی'' میں سوال وجواب کے انداز کو اختیار کرتے ہوئے آسان زبان میں فن اور بقدرِ نصاب، کتاب کے مباحث کو حل اور طلبہ کے اندر افہام وتفہیم کا ملکہ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ امید ہے کہ یہ مختصر سی کتاب اساتذۂ فن اور طلبہ کے توقعات پہ پورا اترے گی اور سوال وجواب کے انداز سے اصل کتاب کے سمجھنے اور اسے یاد کرنے میں خاصی مدد ملے گی۔

میں اپنے اس کام میں تمام معاون دوستوں کی شکرگذاری کے ساتھ دست بدعاء ہوں کہ رب کائنات اپنے فضل سے اس حقیر کاوش کو شرفِ قبولیت سے سرفراز فرما کر اساتذہ وطلبہ کے لئے نفع بخش بنائے اور عاجز اور اس کے والدین واساتذہ کرام کے لئے ذخیرہ آخرت۔

فیضان الرحمٰن کمالؔ

۱۔ محرم ۱۴۳۲ھ

مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالاتِ زندگی

مصنف رسالہ شمسیہ :ابوالحسن نجم الدین علی بن عمر بن علی قزوینی کاتبیؒ۔ محقق نصیرالدین طوسی کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔

مشہور تصانیف: جامع الدقائق فی کشف الحقائق، کشف الاسرار شرح غوامض الافکار اور رسالہ شمسیہ جیسی بلند پایہ کتابیں آپ ہی کی تصانیف ہیں۔

وفات: ماہ رمضان ۶۷۵ھ میں آپ نے وفات پائی۔

سعدیہ، قمریہ اور تحریر القواعد المنطقیہ یعنی قطبی وغیرہ کتب شمسیہ کی مشہور شروحات ہیں۔

مصنف قطبی :محمد نام، ابوعبداللہ کنیت، قطب الدین تحتانی لقب، والد کا نام بھی محمد ہے، رازی رَے کی طرف نسبت ہے جو بلادِ دیلم کا ایک شہر ہے۔ سنہ پیدائش غالباً ۶۹۲ھ ہے۔

تحتانی اس لیے کہلائے کہ قطب الدین رازیؒ اور قطب الدین شیرازیؒ یہ دونوں ہم نام وہم عصر عالم ایک ہی زمانہ میں شیراز کے ایک مدرسہ میں استاذ مقرر ہوئے، بالائی منزل میں شیرازیؒ پڑھاتے تھے اس لئے ان کو قطب الدین فوقانی کہتے ہیں اور نچلی منزل میں قطب الدین رازیؒ درس دیتے تھے اس لئے ان کو قطب الدین تحتانی کہتے ہیں۔

آپ کے اساتذہ میں شیخ شمس الدین اصبہانیؒ کا نام مشہور ہے۔

مقام ومرتبہ:۔آپ معقولات میں چوٹی کے امام تھے اور دور دراز تک آپ کی شہرت تھی۔ علامہ سعدالدین تفتازانیؒ جیسی شخصیت نے آپ سے استفادہ کیا۔

دنیا سے رحلت: ۶ ذی القعدہ ۷۶۶ھ میں اس قطب وقت کو سپرد خاک کیا گیا۔

مشہور تصانیف: لوامع الاسرار شرح مطالع الأنوار منطق وحکمت میں عظیم القدر وکثیر النفع کتاب ہے۔ محاکمات شرح اشارات۔ رسالہ قطبیہ۔ شرح الحاوی الصغیر۔ قطبی یعنی ''تحریر القواعد المنطقیہ فی شرح الشمسیہ'' آپ کی مقبول ومتداول کتاب ہے جو یوم تصنیف سے آج تک داخل درس ہے۔

قطبی کے حواشی: (۱) حاشیہ سمرقندی۔ (۲) حاشیہ اسفرائنی۔ (۳) حاشیہ ملا عبدالحکیم سیالکوٹی۔ (۴) حاشیہ مولانا برکت اللہ لکھنوی۔ وغیرہ

تفہیم قطبی

سوال:- رسالہ شمسیہ کتنی چیزوں پر مرتب ہے؟

جواب:- رسالہ شمسیہ کل پانچ چیزوں پر مرتب ہے:

۱......مقدمہ: منطق کی ماہیت، حاجت اور موضوع کے بیان میں۔

۲......مقالہ اُولیٰ: مفردات کے بیان میں۔

۳......مقالہ ثانیہ: قضایا اور ان کے احکامات کے بیان میں۔

۴......مقالہ ثالثہ: قیاس کے بیان میں۔

۵......خاتمہ: قیاس کے مادہ اور علم کے اجزاء کے بیان میں۔

سوال:- علم کی تعریف تحریر کریں؟

جواب:- مناطقہ کے نزدیک علم کی یہ تعریف ہے: "حصولُ صورة الشیی فی العقل" یعنی کسی شے کا عقل میں حاصل ہونا"، اسی کو تصور مطلق بھی کہتے ہیں۔

سوال:- علم کی قسمیں بیان کریں؟

جواب:- علم کی دو قسمیں ہیں:

۱-تصور ساذج: ایسا تصور جس کے ساتھ حکم نہ ہو جیسے انسان کے معنی کا تصور۔

۲-تصدیق: ایسا تصور جس کے ساتھ حکم ہو جیسے یہ کہنا کہ انسان ہنسنے والا ہے۔

سوال:- تصدیق میں کتنی چیزیں ہوتی ہیں؟ بالتفصیل ذکر کریں۔

جواب:- تصدیق میں چار چیزیں ہوتی ہیں:

۱-موضوع، اس کو محکوم علیہ بھی کہتے ہیں۔ ۲-محمول، اس کو محکوم بہ بھی کہتے ہیں۔

۳-نسبت حکمیہ، یہ محکوم علیہ اور محکوم بہ کے درمیانی ربط کو کہتے ہیں۔

۴-حکم: ایک امر کی دوسرے امر کی طرف "ایجاباً یا سلباً" اسناد کرنا۔

سوال:- تصدیق کے بارے میں امام رازیؒ اور حکماء کا اختلاف قلم بند کریں؟

جواب:- امام رازیؒ کے نزدیک تصدیق مرکب ہے جبکہ حکماء کے نزدیک تصدیق مفرد ہے۔

سوال:- تصدیق کے بارے میں دونوں مذاہب کے درمیان فرق بیان کیجیے؟

جواب:- دونوں مذاہب کے درمیان فرق یہ ہے۔
۱......امام رازیؒ کے نزدیک تصدیق مرکب ہے جبکہ حکماء کے نزدیک بسیط ہے۔
۲......حکماء کے نزدیک طرفین کا تصور، تصدیق کے لیے شرط اور اس سے خارج ہے جبکہ امام رازیؒ کے نزدیک شطر اور اس میں داخل ہے۔
۳......حکماء کے نزدیک حکم نفسِ تصدیق ہے جبکہ امام رازیؒ کے نزدیک حکم تصدیق کا ایک جزء ہے اور اس میں داخل ہے۔
سوال:- بدیہی اور نظری کی تعریف سپردِ قلم کریں؟
جواب:- بدیہی وہ علم ہے جس کا حصول نظر وکسب پر موقوف نہ ہو جیسے حرارت اور برودت کا تصور، اور نظری وہ علم ہے جس کا حصول نظر وکسب پر موقوف ہو جیسے عالم کا حادث ہونا۔
سوال:- ''دور'' کی وضاحت کیجیے؟
جواب:- یہ کہ ایک شے دوسری شے پر موقوف ہو اور دوسری شے خود پہلی شے پر موقوف ہو۔
سوال:- ''تسلسل'' کی تعریف کریں؟
جواب:- کسی نظری چیز کو حاصل کرنے کے لیے امور غیر متناہیہ کا ترتب ہونا۔
سوال:- ''دور'' اور ''تسلسل'' کا حکم ذکر کریں؟
ج:- دور اور تسلسل باطل ہے۔ دور اس لیے باطل ہے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ ایک چیز خود اپنے وجود پر مقدم ہو جائے۔ تسلسل اس لیے باطل ہے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ انسان غیر متناہی علم حاصل کر کے مطلوب تک پہنچے حالانکہ نفس انسانی حادث ہے اور غیر متناہی علم کا احاطہ نہیں کر سکتا۔
سوال:- تمام تصورات اور تصدیقات بدیہی ہوتے ہیں یا نظری؟ وضاحت کریں۔
جواب:- تمام تصورات اور تصدیقات نہ بدیہی ہیں نہ نظری؛ اس لیے کہ اگر تمام تصورات اور تصدیقات بدیہی ہوتے تو ہم کسی چیز کے حصول میں غور وفکر کے محتاج نہ ہوتے حالانکہ یہ فاسد ہے۔ اسی طرح اگر تمام تصورات اور تصدیقات نظری ہوتے تو دور اور تسلسل لازم آتا جو کہ باطل ہے، تو ان کا نظری ہونا بھی باطل ہو گیا۔ بلکہ بعض تصورات وتصدیقات بدیہی ہیں اور بعض نظری اور نظریات کو بدیہیات سے بذریعہ فکر حاصل کیا جاتا ہے۔
سوال:- فکر کی تعریف ضبطِ تحریر میں لائیے؟

جواب:- فکر، امرِ مجہول کو حاصل کرنے کے لیے امورِ معلومہ کو ترتیب دینے کا نام ہے۔
سوال:- ترتیب کی وضاحت کریں؟
جواب:- متعدد اشیاء کو ایسا رکھنا کہ ان سب پر ایک ہی نام کا اطلاق ہو سکے اور ان میں سے بعض کو دوسرے بعض کے ساتھ تقدم اور تأخر کی نسبت ہو۔

منطق چیست؟

سوال:- منطق کی حاجت وضرورت بیان کیجیے؟
ج:- جب یہ بات معلوم ہوگئی کہ نظریات کو بدیہیات سے بذریعہ فکر حاصل کیا جاتا ہے تو اب یہ فکر ہمیشہ درست نہیں ہوتی تو ضرورت پڑی ایسے قانون کی جو بدیہیات سے نظریات کو حاصل کرنے کے طریقوں کا فائدہ دے اور اس بات کا فائدہ دے کہ کونسی فکر صحیح اور کونسی فکر غلط ہے۔
سوال:- منطق کی وجہ تسمیہ ذکر کریں؟
جواب:- اس کے ذریعے قوت نطقیہ یعنی گویائی کی قوت کا ظہور ہوتا ہے۔
سوال:- منطق کی تعریف احاطۂ قلم میں لائیے؟
جواب:- وہ آلۂ قانونیہ جس کی رعایت ذہن کو فکر میں واقع ہونے والی خطا سے بچاتی ہے۔
سوال:- منطق کے بدیہی نہ ہونے پر معارضہ اور اس کا جواب ذکر کریں؟
جواب:- معارضہ یہ ہے کہ تمام منطق بدیہی ہے لہذا اس کے سیکھنے کی ضرورت نہیں اور تمام منطق کو بدیہی اس لیے قرار دیا کہ اگر آپ بدیہی نہ مانیں تو نظری ماننا پڑے گی جس سے دور اور تسلسل لازم آئے گا اور دور اور تسلسل کا باطل ہونا پہلے گذر چکا ہے۔
معارضہ کا جواب: ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ اگر تمام منطق کو بدیہی نہ مانیں تو منطق کا نظری ہونا ضروری ہو بلکہ یہاں ایک تیسری صورت ہے وہ یہ کہ بعض بدیہی اور بعض نظری ہے۔ دوسری بات یہ کہ یہ معارضہ ہی درست نہیں، اگر اس معارضہ کو صحیح فرض بھی کرلیں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ منطق کے سیکھنے کی ضرورت نہیں جبکہ ہم نے نفسِ منطق کی ضرورت ثابت کی ہے نہ کہ سیکھنے کی اور یہ بات ممکن ہے کہ ایک چیز کی ضرورت تو ہو لیکن اس کے بدیہی ہونے کی وجہ سے اسے سیکھنے کی ضرورت نہ ہو۔
سوال:- مطلق موضوع کی وضاحت کریں؟

ج:۔ہر علم کا موضوع وہ ہوتا ہے جس کے عوارضِ ذاتیہ سے اس علم میں بحث کی جائے جیسے علم طب کا موضوع انسانی بدن ہے کہ علمِ طب میں انسانی بدن کے عوارضِ ذاتیہ سے بحث کی جاتی ہے۔

عوارض کا بیان

سوال:۔عارض کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔جب قضیہ میں محمول، موضوع کی حقیقت سے خارج ہو تو اسے عارض کہتے ہیں۔

سوال:۔عارض کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:۔عارض کی دو قسمیں ہیں: (۱) عوارضِ ذاتیہ۔ (۲) عوارضِ غریبہ۔

سوال:۔عوارض ذاتیہ بالتفصیل تحریر کریں؟

جواب:۔عوارض ذاتیہ تین ہیں:

۱۔وہ عارض جو معروض کو بلا واسطہ لاحق ہو جیسے الانسان متعجب کہ تعجب انسان کو بلا واسطہ لاحق ہوتا ہے۔

۲۔وہ عارض جو معروض کو کسی ایسے خارجی امر کے واسطے سے لاحق ہو جو معروض کے مساوی ہو جیسے الانسان ضاحک کہ ضحک انسان کو تعجب کے واسطے سے لاحق ہے اور تعجب انسان کے لیے ایک خارجی امر ہے اور اس کے مساوی ہے۔

۳۔وہ عارض جو معروض کو اس کے جزء کے واسطے سے لاحق ہو جیسے الانسان متحرک بالارادۃ کہ تحرک بالارادۃ انسان کو حیوان کے واسطے سے لاحق ہے جو کہ انسان کا جزء ہے۔

سوال:۔عوارض غریبہ کی وضاحت کیجیے؟

جواب:۔عوارض غریبہ بھی تین ہیں:

۱۔وہ عارض جو معروض کو کسی ایسے خارجی امر کے واسطے سے لاحق ہو جو معروض سے اعم ہو جیسے الانسان قاطع للمسافات کہ قاطع مسافات انسان کو ماشی ہونے کے واسطے سے لاحق ہوا جو کہ انسان کے لیے خارجی امر اور اس سے اعم ہے۔

۲۔وہ عارض جو معروض کو کسی ایسے خارجی امر کے واسطے سے لاحق ہو جو معروض سے اخص ہو جیسے الحیوان ضاحک کہ ضحک حیوان کو انسان کے واسطے سے لاحق ہے جو کہ حیوان کے لیے خارجی امر اور اس سے اخص ہے۔

۳-وہ عارض جو معروض کو کسی ایسے خارجی امر کے واسطے سے لاحق ہو جو معروض کے مباین ہو جیسے الماء حار کہ حرارت، ماء کو نار (آگ) کے واسطے سے لاحق ہے جو کہ ماء کے مباین ہے۔

سوال:- علم منطق کا موضوع کیا ہے؟

جواب:- علم منطق کا موضوع وہ معلوماتِ تصوریہ و معلوماتِ تصدیقیہ ہیں جن کے ذریعہ مجہولاتِ تصوریہ و مجہولاتِ تصدیقیہ کو حاصل کیا جاتا ہے۔

سوال:- قولِ شارح کی تعریف اور وجہِ تسمیہ قلم بند کریں؟

جواب:-وہ معلوماتِ تصوری جن کے ذریعہ مجہولاتِ تصوری کو حاصل کیا جائے تو ان معلوماتِ تصوری کو قولِ شارح کہتے ہیں۔

وجہِ تسمیہ:-یہ اکثر مرکب ہوتا ہے، اور قول مرکب کے مرادف ہے، اور اس کے ذریعہ مجہولِ تصوری کی شرح کی جاتی ہے۔اس وجہ سے اس کو قولِ شارح کہتے ہیں، اس کو معرِّف اور تعریف بھی کہتے ہیں۔

سوال:- حجت کی تعریف اور وجہِ تسمیہ سپردِ قلم کیجیے؟

جواب:-وہ معلوماتِ تصدیقیہ جن کے ذریعہ مجہولاتِ تصدیقیہ کو حاصل کیا جائے تو ان معلوماتِ تصدیقیہ کو حجت کہتے ہیں۔

وجہِ تسمیہ:- حجۃ کا معنی ہے ''غالب آنا'' چونکہ حجت کے ذریعہ انسان مخالف پر غالب ہو جاتا ہے اس لیے اس کو حجت کہتے ہیں۔

سوال:- تقدمِ طبعی کی تعریف ضبطِ تحریر میں لائیے؟

ج:- کسی مقدم چیز کا ایسے ہونا کہ مؤخر اس کا محتاج ہو لیکن مقدم، مؤخر کے لیے علت تامہ نہ ہو۔

سوال:- تصور اور تصدیق میں تقدم اور تأخر کے اعتبار سے کیا نسبت ہے؟ وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

جواب:- تصور کو تصدیق پر تقدمِ طبعی حاصل ہے؛ کیونکہ تصدیق، تصوراتِ ثلاثہ (محکوم علیہ، محکوم بہ، حکم) کا محتاج ہوتا ہے لیکن تصور، تصدیق کے لیے علت تامہ نہیں ہے ورنہ تصور کے حصول کے ساتھ تصدیق کا حصول ضروری ہوتا حالانکہ یہ بات باطل ہے۔

سوال:- تصدیق میں محکوم علیہ کے تصور سے کیا مراد ہے؟

جواب:- تصدیق میں محکوم علیہ کے تصور سے مراد ''تصور بوجہ مَّا'' مراد ہے۔
سوال:- مناطقہ کے نزدیک ''حکم'' کا اطلاق کتنے معانی پر ہوتا ہے؟
جواب:- مناطقہ کے نزدیک ''حکم'' کا اطلاق دو معنی پر ہوتا ہے۔
(۱) نسبتِ ایجابیہ یا سلبیہ۔ (۲) ایقاع نسبتِ ایجابیہ یا اس کا انتزاع۔
س:- مصنفؒ کی دو عبارت ''التصدیق من تصور الحکم'' اور ''لا امتناع الحکم'' میں حکم سے کیا مراد ہے؟
ج:- مصنفؒ کی پہلی عبارت یعنی ''التصدیق من تصور الحکم'' میں حکم سے مراد نسبتِ ایجابیہ یا سلبیہ ہے جبکہ دوسری عبارت یعنی ''لا امتناع الحکم'' میں حکم سے مراد ایقاعِ نسبت یا انتزاعِ نسبت ہے۔

دلالت اور اس کی قسمیں

سوال:- دلالت کی تعریف قلم بند کیجیے؟
جواب:- دلالت: کسی شے کا ایسی حالت میں ہونا کہ اس کے علم سے دوسری شے کا علم خود بخود حاصل ہو جائے۔ پہلی شے کو دال اور دوسری کو مدلول کہتے ہیں۔
سوال:- دلالت کی اقسام مختصراً ذکر کریں؟
جواب:- ابتداءً دو قسمیں یہ ہیں: (۱) اگر دال لفظ ہو تو وہ لفظیہ ہے۔ (۲) اور اگر غیر لفظ ہو تو وہ غیر لفظیہ۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی تین اقسام ہیں، کل چھ اقسام ہوئیں یعنی:
(۱) لفظیہ وضعیہ۔ (۲) لفظیہ طبعیہ۔ (۳) لفظیہ عقلیہ۔ (۴) غیر لفظیہ وضعیہ۔ (۵) غیر لفظیہ طبعیہ۔ (۶) غیر لفظیہ عقلیہ۔ ان میں سے مناطقہ صرف دلالت لفظیہ وضعیہ سے بحث کرتے ہیں۔
سوال:- دلالتِ لفظیہ وضعیہ کی اقسام اور ان کی تعریفات بالتفصیل تحریر کریں؟
جواب:- دلالتِ لفظیہ وضعیہ کی تین قسمیں ہیں:
۱- دلالتِ مطابقی: لفظ کا اپنے پورے معنی موضوع لہ پر دلالت کرنا وضع کے واسطے سے جیسے انسان کی دلالت حیوانِ ناطق پر۔
۲- دلالتِ تضمنی: لفظ کا اپنے معنی موضوع لہ کے جزء پر دلالت کرنا اس واسطے سے کہ وہ لفظ پورے معنی موضوع لہ کے لیے وضع ہوا ہے جیسے انسان کی دلالت صرف حیوان یا صرف ناطق پر۔
۳- دلالتِ التزامی: لفظ کا ایسے معنی پر دلالت کرنا جو اس کے معنی موضوع لہ سے خارج ہو اس واسطے سے کہ وہ لفظ اس اصل معنی کے لیے وضع ہوا ہو جیسے انسان کی دلالت کاتب پر۔

حیثیت اور واسطہ کی قید

سوال:۔ مصنفؒ نے مذکورہ بالا تینوں دلالت کی تعریف میں واسطے اور حیثیت کی قید کیوں لگائی؟
جواب:۔ مصنفؒ اگر واسطے اور حیثیت کی قید نہ لگاتے تو یہ اعتراض لازم آتا کہ ان تینوں کی تعریفات مانع عن دخولِ غیر نہیں ہیں، وہ اس طرح کہ جیسے لفظ شمس ہے یہ سورج کی ٹکیہ اور سورج کی روشنی دونوں کے لیے بولا جاتا ہے، اب شمس سے سورج کی ٹکیہ پر دلالت مقصود ہو تو یہ اس پر مطابقی کے طور پر صادق آئے گا اور سورج کی روشنی پر التزامی طور پر لیکن بعینہ اسی وقت یہ لفظ سورج کی روشنی پر مطابقی کے طور پر اور سورج کی ٹکیہ پر التزامی طور پر صادق آرہا ہے، لیکن جب واسطے اور حیثیت کی قید لگا دی تو اب جس وقت شمس کی دلالت سورج کی ٹکیہ پر ہوگی تو اس وقت سورج کی روشنی پر اس کی دلالت التزامی ہوگی نہ کہ مطابقی۔ اسی طرح لفظ ''البیت'' یہ پوری عمارت کے لیے بھی وضع ہوا ہے اور کمرۂ خاص کے لیے بھی وضع ہوا ہے جو کہ عمارت کا جزء ہے۔ اگر واسطے کی قید نہ ہوتی تو یہاں بھی ایک لفظ سے بعینہ ایک وقت میں دونوں پر مطابقت کے طور پر بھی دلالت ہوتی اور تضمنی طور پر بھی دلالت ہوتی۔ ان تمام باتوں سے بچنے کے لیے مصنفؒ نے واسطے اور حیثیت کی قید لگائی۔

سوال:۔ دلالت التزامی کے لیے کیا چیز شرط ہے؟ وضاحت کیجیے۔
جواب:۔ دلالت التزامی کے لیے لزومِ ذہنی کا ہونا شرط ہے نہ لزومِ خارجی کا۔ لزومِ ذہنی کا مطلب یہ ہے کہ امرِ خارج کا اس طور پر ہونا کہ ذہن میں مسمّٰی کے تصور سے اس امرِ خارج کا تصور بھی ہو جائے، اور لزومِ خارجی کا مطلب یہ ہے امرِ خارج کا اس طور پر ہونا کہ خارج میں مسمّٰی کے پائے جانے سے اس امرِ خارج کا پایا جانا لازم ہو۔

سوال:۔ دلالتِ ثلاثہ کے درمیان نسبت بیان کریں؟
جواب:۔ دلالتِ ثلاثہ کے درمیان عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے۔ دلالتِ مطابقی اعم مطلق ہے اور تضمنی والتزامی اخص مطلق ہے؛ اس لیے کہ تضمنی اور التزامی تابع ہے، تابع بحیثیت تابع ہونے کے متبوع کے بغیر نہیں پایا جاتا لہٰذا تضمنی والتزامی بغیر مطابقی کے نہیں ہوں گے اور مطابقی بغیر تضمنی کے ہو سکتی ہے؛ اس لیے کہ ممکن ہے کوئی لفظ معنی بسیط کے لیے وضع کیا گیا ہو تو مطابقی تو ہوگی لیکن جزء کے نہ ہونے کی وجہ سے تضمنی نہیں ہوگی۔ اسی طرح مطابقی کے لیے التزامی کا لزوم بھی یقینی نہیں ہے؛ کیونکہ التزامی کے لیے لزومِ ذہنی شرط ہے اور ہر ماہیت کے لیے کسی لازم کا وجود معلوم نہیں۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تضمنی کے لیے بھی التزامی لازم نہیں؛ کیونکہ جس طرح ہر ماہیت بسیطہ کے لیے لازم کا وجود معلوم نہیں اسی طرح ماہیتِ مرکبہ کے لیے لازم کا وجود معلوم نہیں۔

مفرد، مرکب بمعہ اقسام

سوال:- دلالتِ مطابقی کی قسمیں بتایئے؟

جواب:- دلالتِ مطابقی کی دو قسمیں ہیں:

۱- مفرد: لفظ کے جزء سے اس کے معنی کے جزء پر دلالت مقصود نہ ہو جیسے زید۔

۲- مرکب: لفظ کے جزء سے اس کے معنی کے جزء پر دلالت مقصود ہو جیسے رامی الحجارة۔

سوال:- مرکب میں کن امور کا پایا جانا ضروری ہے؟

جواب:- مرکب میں چار امور کا پایا جانا ضروری ہے: (۱) لفظ کا جزء ہو۔ (۲) اس جزء کے کوئی معنی بھی ہوں۔ (۳) اس جزء کے معنی پورے لفظ کے معنی مقصودی کا جزء ہو۔ (۴) لفظ کے جزء کے دلالت کرنے کا اس معنی کے جزء پر، ارادہ بھی کیا گیا ہو۔

سوال:- مفرد کے پائے جانے کتنی صورتیں بنتی ہیں؟

جواب:- چار صورتیں بنتی ہیں:

۱- لفظ کا جزء ہی نہ ہو جیسے ہمزہ استفہام۔

۲- لفظ کا جزء تو ہو لیکن معنی کا جزء نہ ہو جیسے انسان میں الف، نون، سین وغیرہ۔

۳- لفظ کا جزء ہو معنی کا بھی جزء ہو لیکن اس پر دلالت نہ کرے جیسے علم الدین کسی کا نام رکھ دیا جائے۔

۴- لفظ کا جزء ہو، معنی کا بھی جزء ہو اور اس پر دلالت بھی کرتا ہو لیکن دلالت مقصود نہ ہو جیسے حیوانِ ناطق کسی کا نام رکھ دیا جائے۔

سوال:- مفرد کی کتنی قسمیں ہیں؟ ان کی تعریف کریں۔

جواب:- مفرد کی تین قسمیں ہیں:

۱...... **اسم:** وہ مفرد جو اکیلے خبر دینے کی صلاحیت رکھے اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے جیسے زید۔

۲...... **کلمہ:** وہ مفرد جو اکیلے خبر دینے کی صلاحیت رکھتا ہو اور وہ اپنی ہیئت کے ساتھ تینوں زمانوں میں سے کسی متعین زمانے پر دلالت کرے جیسے ضَرَبَ۔

۳......اداۃ: وہ مفرد جو اکیلے خبر دینے کی صلاحیت نہیں رکھتا جیسے فی اور لا۔ پھر اداۃ کی دو قسمیں ہیں:
(۱) وہ اداۃ جو بالکل خبر دینے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو نہ اکیلے نہ کسی دوسرے کے ساتھ مل کر جیسے فی، من، اور تمام حروفِ جارہ۔
(۲) وہ اداۃ جو خود اکیلے خبر دینے کی صلاحیت نہ رکھے لیکن کسی دوسرے کے ساتھ مل جائے تو خبر میں اس کا بھی دخل ہو جیسے "النبات لاحجر" میں لا۔

سوال:- ہیئت کی تعریف کیجیے؟
ج:- ہیئت: کسی لفظ کی وہ صورت جو حرکات وسکنات اور الفاظ کے تقدم وتأخر سے حاصل ہوتی ہے۔

سوال:- مصنفؒ نے کلمہ کی تعریف میں ہیئت کی قید کیوں لگائی؟
جواب:- ہیئت کی قید اس لیے لگائی کہ بعض اسماء جیسے یوم، لیل وغیرہ بھی متعین زمانے پر دلالت کرتے ہیں لیکن ان کی یہ دلالت اپنے مادے کی وجہ سے ہے نہ کہ ہیئت کی وجہ سے۔

سوال:- کلمہ اور فعل میں فرق کی وضاحت کریں؟
جواب:- منطقی جس کو کلمہ کہتے ہیں نحوی اس کو فعل کہتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ نحویوں کا فعل عام ہے اور مناطقہ کا کلمہ خاص ہے اس لحاظ سے ہر کلمہ فعل ہے جیسے ضَرَبَ اور یَضرِبُ لیکن ہر فعل کلمہ نہیں جیسے أَضرِبُ، نَضرِبُ کہ یہ فعل تو ہیں لیکن کلمہ نہیں۔

سوال:- اداۃ اور حرف میں فرق بیان کریں؟
جواب:- منطقی جس کو اداۃ کہتے ہیں نحوی اس کو حرف کہتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ اداۃ عام ہے اور حرف خاص ہے، ہر حرف اداۃ ہے جیسے مِن، اِلیٰ وغیرہ لیکن ہر اداۃ حرف نہیں جیسے زَیدٌ کان کاتبًا میں کان اداۃ ہے پر حرف نہیں۔

علم، متواطی، حقیقت مجاز وغیرہ

سوال:- اسم کی اقسام اور ان کی تعریفات ذکر کریں؟
جواب:- اسم کی سات قسمیں ہیں:
(۱) جزئی حقیقی یا علم: وہ لفظِ مفرد جس کے معنی جزئی حقیقی یعنی متعین ہوں جیسے زید، عمرو۔
(۲) متواطی: وہ لفظِ مفرد جس کے معنی واحد کلی ہوں اور اس معنی کلی کا صدق اپنے تمام افراد پر برابر ہو جیسے انسان کہ یہ اپنے تمام افراد پر مساوی طور پر صادق ہے۔

(۳) مشکک: وہ لفظِ مفرد جس کے معنی واحد کلی ہوں اور اپنے تمام افراد پر مساوی طور پر صادق نہ ہو جیسے ابیض (سفید)، اسود (سیاہ)؛ اس لیے کہ بعض چیزیں زیادہ سفید ہوتی ہیں اور بعض کم، اسی طرح بعض چیزیں زیادہ سیاہ ہیں اور بعض کم۔

(۴) مشترک: وہ لفظِ مفرد جس کے معنی کثیر ہوں اور ہر ایک معنی کے لیے واضع نے اس کو وضع کیا ہو جیسے لفظِ عین کہ اس کے کئی معانی ہیں: آنکھ، چشمہ، زانوں، سونا، ذات، اور لفظ عین ان سب معانی کے لیے علیحدہ علیحدہ وضع کیا گیا ہے۔

(۵) منقول: وہ لفظِ مفرد جو ایک معنی کے لیے وضع ہوا ہو اور دوسرے معنی میں استعمال کیا جانے لگا ہو اور اس میں مشہور بھی ہو گیا ہو، پھر ناقل کے اعتبار سے منقول کی تین قسمیں ہیں:

۱......اگر ناقل شارع (شریعت مقرر کرنے والا) ہو تو منقول شرعی ہے جیسے لفظِ صلاۃ کہ اس کے لغوی معنی دعاء کے ہیں لیکن شریعت میں اس سے مخصوص ارکان یعنی نماز مراد لیتے ہیں اور اس میں مشہور بھی ہو گیا۔

۲......اگر ناقل خاص جماعت ہو تو منقول اصطلاحی جیسے لفظِ فعل کہ اس کے لغوی معنی کام کے ہیں لیکن نحویین اس سے ہر وہ لفظ مراد لیتے ہیں جو مستقل معنی رکھتا ہو اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ پایا جائے۔

۳......اگر ناقل عام لوگ ہوں تو منقول عرفی جیسے لفظِ دابّہ کہ اس کے اصل معنی ہر وہ جاندار جو زمین پر چلتا ہے خواہ چار پاؤں والا ہو یا دو پاؤں والا ہو پھر چوپائے کے لیے استعمال کرنے لگے اور اس معنی میں مشہور بھی ہو گیا۔

(۶) حقیقت: وہ لفظِ مفرد کہ جس معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو اس میں استعمال کیا جائے جیسے لفظِ اسد بول کر شیر مراد لیں۔

(۷) مجاز: وہ لفظِ مفرد کہ جس معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو اس کے علاوہ میں استعمال کیا جائے دونوں کے درمیان مناسبت کی وجہ سے جیسے شیر بول کر بہادر آدمی مراد لیا جائے۔

سوال:۔ مرادِف اور مباین کی تعریف قلم بند کریں؟

جواب:۔ مرادِف: جن دو لفظوں کا معنی موافق ہو وہ باہم مرادِف کہلاتے ہیں جیسے لیث اور اسد دونوں کے معنی شیر ہے۔

مباین: جن دولفظوں کا معنیٰ مختلف ہووہ باہم مباین کہلاتے ہیں جیسے انسان اور فرس۔

سوال:- مرکب کی ابتداءً کتنی قسمیں ہیں، اوران کی تعریف سپردِ قلم کریں؟

جواب:- مرکب کی ابتداءً دوقسمیں ہیں:

۱- مرکب تام: وہ مرکب ہے کہ جب اس کا کہنے والا خاموش ہوجائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا کسی چیز کی طلب کا فائدہ حاصل ہو جیسے زیدٌ قائمٌ۔

سوال:- مرکب تام کی اقسام بالتفصیل تحریر کریں؟

جواب:- مرکب تام کی دوقسمیں ہیں:

۱......خبر: وہ مرکب تام ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکے جیسے قام محمود۔ مناطقہ کے عرف میں اس کو قضیہ اور تصدیق بھی کہتے ہیں۔

۲......انشاء: وہ مرکب تام ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔اس کی پھر کئی قسمیں ہیں:

(۱) امر: جس میں اپنے کو بڑا سمجھتے ہوئے طلبِ فعل ہو جیسے قُم، اِضرب۔

(۲) دعاء: جس میں اپنے کو عاجز سمجھتے ہوئے طلبِ فعل ہو جیسے یارب اغفرلی۔

(۳) التماس: جس میں خود کو مخاطب کے مساوی سمجھتے ہوئے طلبِ فعل ہو جیسے یا اُخی استمع لی۔

(۴) تنبیہ: جس میں طلبِ فعل نہ ہو بلکہ کسی تمنا یا امید یا تعجب کا اظہار ہو یا قسم یا پکار ہو۔

فائدہ:- مصنفؒ نے انشاء کی اقسام میں سے نہی اور استفہام کا ذکر نہیں کیا۔شارحؒ نے نہی کو امر کے تحت شامل کیا اور استفہام کو تنبیہ کے ساتھ شامل کیا ہے۔

سوال:- مرکب غیر تام کی تعریف اور اقسام بالتفصیل ذکر کریں؟

جواب:- مرکب غیر تام وہ مرکب ہے جس کا کہنے والا خاموش ہوجائے تو سننے والے کو کسی خبر یا طلب کا فائدہ حاصل نہ ہو۔پھر اس کی دوقسمیں ہیں:

۱......تقییدی: جس میں جزءِ ثانی، جزءِ اول کے لیے قید ہو۔اس کی دوصورتیں ہیں:

(۱) مرکب اضافی یعنی مضاف ومضاف الیہ جیسے کتابُ اللہ۔

(۲) مرکب توصیفی یعنی موصوف وصفت جیسے الحیوان الناطق۔

۲......غیر تقییدی: جس میں ایک اسم اور دوسرا اداۃ ہو جیسے بزید، یا کلمہ اور اداۃ ہو جیسے قَدْ ضَرَبَ۔

سوال:- معانی کسے کہتے ہیں؟

جواب :- معانی ان ذہنی صورتوں کو کہتے ہیں جن کے مقابلے میں الفاظ موضوع ہیں۔
سوال :- معانی، مفرد اور مرکب کس اعتبار سے ہوتے ہیں؟
جواب :- تعبیر کے اعتبار سے۔ معانی کی تعبیر اگر لفظِ مفرد سے کی جائے تو معانی مفردہ ورنہ معانی مرکبہ کہلاتا ہے۔
سوال :- مفہوم کی تعریف قلمبند کیجیے۔ نیز اس کی قسمیں بھی بتائیں؟
جواب :- جو عقل میں حاصل ہو اس کو مفہوم کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں: کلی اور جزئی۔

کلی، جزئی اور ان کی اقسام

سوال :- کلی کی تعریف مع مثال ذکر کریں؟
جواب :- کلی وہ مفہوم ہے جس کا نفس تصور کثیرین پر صادق آنے سے مانع نہ ہو جیسے انسان کہ زید، عمرو، بکر سب پر صادق آتا ہے۔
سوال :- جزئی کی تعریف مع مثال ذکر کریں؟
ج :- جزئی وہ مفہوم ہے جس کا نفس تصور کثیرین پر صادق آنے سے مانع ہو جیسے زید، یہ انسان۔
سوال :- تعریف میں ''نفس تصور'' کی قید کیوں لگائی؟
جواب :- ''نفس تصور'' کی قید اس لیے لگائی کہ بعض کلیات خارج کے اعتبار سے شرکت سے مانع ہیں جبکہ نفس تصور میں شرکت سے مانع نہیں جیسے واجب الوجود کہ اگر یہ نفس تصور میں شرکت سے مانع ہوتا تو توحید باری تعالیٰ پر دلائل قائم کرنے کی ضرورت نہ ہوتی، اور بعض کلیات ایسی ہیں کہ جن کا خارج میں کوئی فرد نہیں جیسے لاشی اور لاممکن تاکہ وہ بھی تعریف میں شامل ہو جائیں نیز اگر قید نہ لگاتے تو کلی کی تعریف جامع اور جزئی کی تعریف مانع نہ رہتی۔
سوال :- کلی اور جزئی نام کس اعتبار سے ہے؟
جواب :- کلی اور جزئی نام عرض کے اعتبار سے ہے تسمیۃ الدال باسم المدلول کے طور پر۔
سوال :- کلی کی اپنی ماتحت جزئیات کے کتنی صورتیں ممکن ہیں؟
جواب :- کلی کی اپنی ماتحت جزئیات کے لئے تین صورتیں ہیں:
(۱) کلی اپنی جزئیات کی پوری ماہیت ہوگی۔ (۲) کلی اپنی جزئیات کی ماہیت میں داخل ہوگی، اسکو کلی ذاتی کہتے ہیں، (۳) کلی اپنی جزئیات کی ماہیت سے خارج ہوگی، اس کو کلی عرضی کہتے ہیں۔

سوال:- کلی ذاتی کی کتنی قسمیں ہیں؟
جواب:- کلی ذاتی کی تین قسمیں ہیں: (۱) نوع۔ (۲) جنس۔ (۳) فصل۔
سوال:- نوع کی تعریف مع مثال ذکر کریں؟
جواب:- نوع وہ کلی ہے جو "ماھو" کے جواب میں ایسے کثیر افراد پر بولی جائے جن کی حقیقتیں متفق ہوں جیسے انسان۔
سوال:- خارج کے اعتبار سے نوع کی کتنی قسمیں ہیں، ان کی تعریف مع مثال سپرد قلم کیجیے؟
ج:- خارج کے اعتبار سے نوع کی دو قسمیں ہیں: (۱) متعدد الاشخاص۔ (۲) غیر متعدد الاشخاص۔
۱......متعدد الاشخاص: یہ وہ کلی ہے جو شرکت اور خصوصیت دونوں کے اعتبار سے ایک ساتھ ماھو کے جواب میں بولی جائے جیسے انسان۔
۲......غیر متعدد الاشخاص: یہ وہ کلی ہے جو محض خصوصیت کے اعتبار سے ماھو کے جواب میں بولی جائے جیسے سورج۔
سوال:- جنس کی تعریف مع مثال تحریر کیجیے؟
جواب:- جنس وہ کلی ہے جو ماھو کے جواب میں ایسے کثیر افراد پر بولی جائے جن کی حقیقتیں مختلف ہوں جیسے حیوان۔
سوال:- جزءِ تمامِ مشترک کی تعریف قلمبند کیجیے؟
جواب:- جزء تمامِ مشترک وہ جزء ہے کہ ماہیت اور نوعِ آخر کے درمیان اس جزء کے علاوہ کوئی اور جزء تمامِ مشترک نہ ہو یعنی ماہیت اور نوعِ آخر کے درمیان جو اجزاء مشترک ہیں وہ سب اس جزء تمام مشترک میں داخل ہوں اس سے خارج نہ ہوں جیسے حیوان کہ یہ انسان اور فرس کے درمیان جزء تمامِ مشترک ہے۔
سوال:- جزء تمامِ مشترک اور مجموع الأجزاء المشترکۃ میں فرق بیان کیجیے؟
جواب:- جزء تمامِ مشترک وہ جزء ہے جس میں ماہیت اور نوعِ آخر مشترک ہے اور مجموع الأجزاء المشترکۃ ان تمام اجزاء کے مجموعے کا نام ہے جو ماہیت اور نوعِ آخر میں داخل ہیں اول ہی کو جنس کہتے ہیں۔
سوال:- جنس کو مجموع الأجزاء المشترکۃ ماننے میں کیا خرابی لازم آتی ہے؟

جواب:۔اگر مجموع الأ جزاء المشترکۃ کو ہی جنس مانیں تو جوہر جوکہ جنس عالی ہے وہ جنسیت سے خارج ہو جائے گا؛ کیونکہ اس کے لیے کوئی جزء نہیں کہ وہ مجموع الأ جزاء المشترکہ ہو۔

سوال:۔ جنس کی کتنی قسمیں ہیں،ان کی تعریف مع مثال سپر دقلم کیجیے؟

جواب:۔ جنس کی دوقسمیں ہیں:(۱) جنس قریب۔(۲) جنس بعید۔

۱۔جنس قریب:۔وہ ہے کہ ماہیت اوراس کے بعض مشارکات کے جواب میں بعینہ وہی جواب آئے جو جواب ماہیت اوراس کے جمیع مشارکات کے بارے میں سوال کرنے سے آئے جیسے حیوان۔

۲۔جنس بعید:۔وہ ہے کہ ماہیت اوراس کے بعض مشارکات کے جواب میں بعینہ وہی جواب نہ آئے جواس ماہیت اوراس کے جمیع مشارکات کے بارے میں سوال کرنے سے آئے جیسے جسم نامی۔

سوال:۔ فصل کی تعریف ذکر کیجیے؟

جواب:۔ فصل وہ کلی ہے جوکسی شے پر اَیُّ شیٍٔ ھُوَ فِی جوہرہ؟ کے جواب میں بولی جائے۔

سوال:۔ فصل کی کتنی قسمیں ہیں،ان کی تعریف مع مثال بیان کیجیے؟

جواب:۔فصل کی دوقسمیں ہیں:(۱) فصل قریب۔(۲) فصل بعید۔

۱......فصل قریب:۔یہ وہ کلی ہے جو ماہیت کو جنسِ قریب کے مشارکات سے تمیز دے جیسے ناطق انسان کے لیے۔

۲......فصل بعید:۔یہ وہ کلی ہے جو ماہیت کو جنسِ بعید کے مشارکات سے تمیز دے جیسے حساس انسان کے لیے۔

سوال:۔ ماہیت کے پائے جانے کی کتنی صورتیں ہیں،وضاحت کیجیے؟

جواب:۔ماہیت دوصورتوں میں پائی جاتی ہے۔اول:ماہیت جنس اور فصل سے مرکب ہو،اس صورت میں ماہیت کو فصل مشارکات فی الجنس سے تمیز دے گی۔دوم:ماہیت ''دوامر متساوی'' سے مرکب ہو،اس صورت میں یہ دونوں اجزاء ایک دوسرے کے لیے فصل بنیں گے جوایک دوسرے کو مشارکات فی الوجود سے تمیز دیں گے اوران کے لیے کوئی جنس نہیں ہوگی۔

سوال:۔ کیا کوئی شے ایسی ہوسکتی ہے کہ جس کے لیے فصل تو ہولیکن جنس نہ ہو؟

جواب:۔اس میں مناطقہ کا اختلاف ہے۔شیخ ابو علی سینا اور مناطقۂ متقدمین کہتے ہیں کہ ایسی کوئی ماہیت نہیں جس کے لیے فصل تو ہولیکن جنس نہ ہو یعنی ان کے نزدیک ماہیت دوامرِ

متساویین سے مرکب نہیں ہوسکتی۔صاحب قطبی اور مناطقہ متاخرین کہتے ہیں کہ ایسی ماہیت کا پایا جانا ممکن ہے جس کے لیے فصل ہو لیکن جنس نہ ہو۔

عرض لازم اور مفارق

سوال:- لازم کی قسمیں ضبطِ تحریر میں لایئے اوران کی تعریف ذکر کریں؟

جواب:-لازم کی دوقسمیں ہیں:(۱) عرض لازم۔(۲) عرض مفارق۔

۱-عرض لازم:وہ ہے جس کا ماہیت سے جدا ہونا ممکن نہ ہو،کبھی یہ وجود کولازم ہوتا ہے جیسے سوادجبشی کے لیے،اور کبھی ماہیت کولازم ہوتا ہے جیسے چار کے لیے جفت ہونا۔

۲-عرض مفارق:وہ ہے جس کا ماہیت سے جدا ہونا ممکن ہو جیسے جوانی۔

سوال:- لازم ماہیت کی قسمیں بالتفصیل تحریر کریں؟

جواب:- لازم ماہیت کی اولاً دوقسمیں ہیں:(۱)لازم بیّن۔(۲)لازم غیر بیّن۔پھران دونوں میں سے ہرایک کی دو،دوقسمیں ہیں: (۱) لازم بین بالمعنی الاعم۔ (۲)لازم بین بالمعنی الاخص۔(۳)لازم غیر بین بالمعنی الاعم۔ (۴) لازم غیر بین بالمعنی الاخص۔

سوال:- ان تمام اقسام کی تعریف سپردقلم کیجیے؟

جواب:-(۱)لازم بیّن بالمعنی الاعم:لازم اورملزوم کے تصور سے عقل کوجزم باللزوم حاصل ہوجائے جیسے چار کا برابر تقسیم ہونا۔

(۲)لازم بیّن بالمعنی الاخص:محض ملزوم کے تصور سے لازم کا تصور حاصل ہوجائے جیسے دو، ایک کا دوگنا ہے۔

(۳)لازم غیر بیّن بالمعنی الاخص:لازم اورملزوم کے تصور سے عقل کوجزم باللزوم حاصل نہ ہو جیسے مثلّث کے تین زاویوں کا دوقائمہ کے برابر ہونا۔

(۴)لازم غیر بیّن بالمعنی الاعم:

سوال:- عرض مفارق کی تعریف قلم بند کیجیے؟

جواب:- وہ کلی عرضی جس کا اپنے ملزوم سے جدا ہونا ممکن ہو۔

سوال:- عرض مفارق کی قسمیں اوران قسموں کی تعریف بمعہ مثال ضبطِ تحریر میں لایئے؟

جواب:-عرض مفارق کی دوقسمیں ہیں: ۱-سریع الزوال:-جوجلدی زائل ہوجائے جیسے

شرمندگی کی سرخی۔ ۲-بطئ الزوال:۔ جو دیر سے زائل ہو جیسے جوانی اور بڑھاپا۔

سوال:۔ خاصہ کی تعریف ذکر کریں؟

ج:۔ یہ وہ کلی ہے جو ایک حقیقت والے افراد پر قولِ عرض کے طور پر بولی جائے جیسے ضاحک۔

سوال:۔ عرضِ عام کی تعریف قلم بند کیجیے؟

ج:۔ یہ وہ کلی ہے جو ایک سے زائد حقیقت کے افراد پر قولِ عرض کے طور پر بولی جائے جیسے ماشی۔

سوال:۔ تعریف حدّی اور تعریف رسمی کسے کہتے ہیں؟

ج:۔ حد وہ تعریف ہے جو ذاتیات پر مشتمل ہو، اور رسم وہ تعریف ہے جو عرضیات پر مشتمل ہو۔

سوال:۔ صاحبِ قطبی نے کلیاتِ خمسہ کی تعریفات "حدّی" کی ہیں یا "رسمی"؟

جواب:۔ صاحبِ قطبی نے کلیاتِ خمسہ کی تعریفات حدی کی ہیں۔

سوال:۔ حمل کی کتنی قسمیں ہیں؟ تعریف بمعہ مثال ذکر کریں۔

جواب:۔ حمل کی دو قسمیں ہیں: ۱-حمل بالمواطاۃ:۔ یہ وہ حمل ہے جو شے کی حقیقت پر بلاواسطہ ہو جیسے ناطق، ضاحک وغیرہ انسان کے لیے۔

۲-حمل الاشتقاق:۔ یہ وہ حمل ہے جو ذو کے واسطہ سے ہو جیسے ذو نطق، ذو ضحک وغیرہ۔

سوال:۔ کلی وجودِ خارجی کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟ احاطۂ قلم میں لائیے۔

جواب:۔ کلی کی وجودِ خارجی کے اعتبار سے چھ قسمیں ہیں:

۱......کلی کا پایا جانا ممتنع ہو گا جیسے شریک باری تعالیٰ۔

۲......کلی کا پایا جانا ممکن تو ہو لیکن کوئی فرد نہ پایا جاتا ہو جیسے عنقاء۔

۳......کلی کا ایک فرد پایا جاتا ہو اور دوسرے فرد کا پایا جانا ممتنع ہو جیسے واجب الوجود۔

۴......کلی کا ایک فرد پایا جاتا ہو اور دوسرے کا پایا جانا ممکن ہو جیسے سورج۔

۵......کلی کے متناہی افراد پائے جاتے ہوں جیسے سات سیارے۔

۶......کلی کے غیر متناہی افراد پائے جاتے ہوں جیسے نفوس ناطقہ۔

سوال:۔ کلی طبعی کی تعریف اور وجہ تسمیہ ضبطِ تحریر میں لائیے؟

جواب:۔ کلی کے مصداق کو "کلی طبعی" کہتے ہیں۔

وجہ تسمیہ:۔ یہ خارج میں موجود ہوتی ہے اس لیے اسے کلی طبعی کہا جاتا ہے یا یہ بھی ایک

طبیعت ہے اس وجہ سے کلی طبعی کہلاتی ہے۔
سوال:- کلی منطقی کی تعریف مع وجہ تسمیہ کے قلمبند کیجیے؟
جواب:- کلی کے مفہوم کو "کلی منطقی" کہتے ہیں۔
وجہ تسمیہ:- منطقیین اس سے بحث کرتے ہیں اس لیے اس کو کلی منطقی کہتے ہیں۔
سوال:- کلی عقلی کی تعریف بیان کریں، نیز وجہ تسمیہ بھی ذکر کریں؟
جواب:- کلی کے مصداق اور مفہوم (یعنی کلی طبعی و منطقی) کے مجموعہ کو کلی عقلی کہتے ہیں۔
وجہ تسمیہ:- چونکہ یہ عقل میں متحقق ہوتی ہے اس لیے اس کو کلی عقلی کہتے ہیں۔
سوال:- ان تینوں کلیات میں سے کس کا وجود خارج میں پایا جاتا ہے؟ اور منطقیین کس سے بحث کرتے ہیں؟
جواب:- ان تینوں کلیات میں سے صرف کلی طبعی کا خارج میں وجود پایا جاتا ہے اور مناطقہ اسی سے بحث کرتے ہیں۔
سوال:- دو کلیوں کے درمیان کتنی نسبتوں کا پایا جانا ممکن ہے ان کے نام ذکر کریں؟
ج:- چار نسبتوں کا پایا جانا ممکن ہے: تساوی، تباین، عموم و خصوص مطلق، عموم و خصوص من وجہ۔
سوال:- تساوی کی تعریف مع مثال ذکر کریں؟
جواب:- دو کلیوں میں سے ہر ایک کلی کا دوسری کلی کے تمام افراد پر صادق آنا تساوی کی نسبت کہلاتی ہے جیسے انسان اور ناطق۔
سوال:- تساوی کا مرجع ضبط تحریر میں لایئے، نیز اس کی وجہ تسمیہ ذکر کرنا نہ بھولیں؟
جواب:- تساوی کا مرجع دو موجبہ کلیہ ہیں اور وہ یہ ہیں: کل انسان ناطق، وکل ناطق انسان۔
وجہ تسمیہ: کیونکہ اس میں دو طرفہ مساوات ہے اس لیے اس نسبت کو تساوی کہتے ہیں۔
سوال:- تباین کی تعریف مع مثال قلم بند کیجیے؟
جواب:- دو کلیوں میں سے ہر ایک کلی کا دوسری کلی کے کسی فرد پر صادق نہ آنا تباین کی نسبت کہلاتا ہے جیسے پتھر اور انسان۔
سوال:- تباین کا مرجع بیان کیجیے اور وجہ تسمیہ بھی بتائیں؟
ج:- تباین کا مرجع دو سالبہ کلیہ ہیں جو کہ یہ ہیں: لاشیٔ من الحجر بانسان، ولاشیٔ من الانسان بحجر۔

وجہ تسمیہ:- کیونکہ اس میں دوطرفہ جدائی ہے اس لیے اس نسبت کو تباین کہتے ہیں۔

سوال:- عموم وخصوص مطلق کی تعریف مع مثال سپردقلم کیجیے؟

جواب:-ایک کلی دوسری کلی کے تمام افراد پرصادق آئے جبکہ دوسری کلی پہلی کلی کے تمام افراد پرصادق نہ آئے بلکہ بعض پرصادق آئے جیسے حیوان اورانسان۔

سوال:- عموم وخصوص مطلق کا مرجع اور وجہ تسمیہ تحریر کریں؟

جواب:- عموم وخصوص مطلق کا مرجع ایک موجبہ کلیہ اور ایک سالبہ جزئیہ ہے جوکہ یہ ہیں:

موجبہ کلیہ: کل انسان حیوان (مادہ اتفاقی)۔ سالبہ جزئیہ: بعض الحیوان لیس بانسان۔اس میں حیوان اعم مطلق اورانسان اخص مطلق ہے۔

وجہ تسمیہ:-ایک کلی کے عام مطلق اوردوسری کلی کے خاص مطلق ہونے کی وجہ سے اسے عموم وخصوص مطلق کہتے ہیں۔

سوال:- عموم وخصوص من وجہ کی تعریف مع مثال ذکر کریں؟

جواب:-دوکلیوں میں سے ہرایک کلی دوسری کلی کے بعض پرصادق آئے اور بعض پرصادق نہ آئے جیسے حیوان اورسفید۔

سوال:- عموم وخصوص من وجہ کا مرجع اور وجہ تسمیہ ضبطِ تحریر میں لایئے؟

جواب:- عموم وخصوص من وجہ کا مرجع دوسالبہ جزئیہ اور ایک موجبہ جزئیہ ہے جوکہ یہ ہیں:

پہلا سالبہ جزئیہ: بعض الحیوان لیس بأبیض، دوسرا سالبہ جزئیہ: بعض الأبیض لیس بحیوان، تیسرا موجبہ جزئیہ: بعض الحیوان أبیض۔

وجہ تسمیہ: -اس میں ہرکلی ایک اعتبار سے عام اورایک اعتبار سے خاص ہوتی ہے اس لیے اس کا یہ نام رکھا گیا ہے۔

سوال:- نسبتِ تساوی کی نقیض بیان کریں، نیز دلیل دے کر وضاحت کریں؟

جواب:-جن دوکلیات کے درمیان تساوی کی نسبت ہوان کی نقیض میں بھی تساوی کی نسبت ہوگی جیسے کل انسان ناطق کی نقیض: کل لا انسان لاناطق۔

دلیل: -اگرنقیض میں تساوی کی نسبت نہیں مانیں گے تو ایک کلی کا دوسری کلی کے بغیر صادق آنا لازم آئے گا جوکہ خلافِ مفروض ہے۔

سوال:- عموم وخصوص مطلق کی نقیض مع دلیل سپردِ قلم کیجیے، نیز مثال دے کر وضاحت بھی کریں؟
جواب:- عموم وخصوص مطلق کی نقیض بھی عموم وخصوص مطلق ہی آتی ہے۔فرق صرف اتنا ہے کہ اعم کی نقیض اخص ہوگی اور اخص کی نقیض اعم ہوگی۔
دلیــــل: اگر جہاں نقیضِ اعم صادق ہو اور وہاں نقیضِ اخص صادق نہ آئے تو عین اخص صادق ہوگی تو اس طرح عینِ اخص کا عینِ اعم کے بغیر پایا جانا لازم آئے گا جو کہ باطل ہے۔مثال: جہاں لاحیوان صادق آئے تو وہاں لا انسان بھی صادق ہوگا اگر یہ نہ ہو تو انسان صادق ہوگا۔
انسان (عینِ اخص) حیوان (عینِ اعم) کے بغیر صادق آرہا ہے جو کہ باطل ہے یعنی کل لاحیوان لا انسان، وبعض لا انسان حیوان۔اگر یہ نہ مانا تو کل لا انسان لاحیوان وبعض لاحیوان انسان ماننا پڑے گا جو کہ باطل ہے۔
سوال:- عموم وخصوص من وجہ کی نقیض مع مثال بیان کریں؟
ج:-عموم وخصوص من وجہ کی نقیض میں تباین جزئی کی نسبت ہے مثال: بعض لاحیوان لاابیض جیسے حجر اسود، وبعض الحیوان لاابیض جیسے حیوان اسود، وبعض الابیض لاحیوان جیسے حجر ابیض۔
سوال:- تباین جزئی کی تعریف قلم بند کیجیے؟
جواب:- ہر کلی کا دوسری کلی کے بغیر فی الجملہ صادق آنا۔
سوال:- تباین جزئی کے افراد ضبطِ تحریر میں لایئے؟
ج:-تباین کے تحت عموم وخصوص من وجہ اور تباین کلی شامل ہے یعنی وہ دو کلی جن کی نقیض میں تباین جزئی کی نسبت ہوگی تو ان کی نقیض میں کبھی عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہوگی اور کبھی تباین کلی کی۔
سوال:- تباین کلی کی نقیض مع مثال بیان کریں؟
جواب:- تباین کلی کی نقیض بھی تباین جزئی آتی ہے جیسے انسان اور فرس کہ ان کی نقیض کے درمیان عموم وخصوص من وجہ ہے اور وجود اور عدم کہ ان کی نقیض کے درمیان تباین کلی ہے۔
مثال: بعض لا انسان لافرس جیسے جمادات، وبعض لاانسان فرس، وبعض لافرس انسان......اور تباین کلی کی مثال: لاشیٔ من لاوجود بلاعدم، ولاشیٔ من لاعدم بلاوجود۔
سوال:- جزئی کی کتنی قسمیں ہیں؟ نام تحریر کریں۔
جواب:- جزئی کی دو قسمیں ہیں: (۱) جزئی حقیقی۔(۲) جزئی اضافی۔

سوال:- جزئی حقیقی وجزئی اضافی کی تعریف اور جزئی اضافی پر جو شارح قطبی نے اعتراض کیے مختصراً سپردِ قلم کیجیے؟

جواب:- جزئی حقیقی کی تعریف ماقبل میں گزر چکی ہے۔

جزئی اضافی: ہر وہ شے جو اخص ہو اور کسی اعم کے تحت داخل ہو۔ اس پر شارح نے دو اعتراض کیے:

اول یہ کہ اس تعریف میں تقدم الشيئ علی نفسہ لازم آتا ہے۔ دوم یہ کہ یہاں افراد کی تعریف کرنا لازم آرہا ہے حالانکہ تعریف تو ماہیت کی ہوتی ہے۔

سوال:- شارح کے نزدیک جو جزئی اضافی کی صحیح تعریف ہے وہ ذکر کریں؟

جواب: شارح کے نزدیک صحیح تعریف یہ ہے: ''اخص من شيئ'' یعنی جو کسی شے سے خاص ہو۔

سوال:- جزئی حقیقی اور جزئی اضافی کے درمیان نسبت بیان کیجیے؟

جواب:- جزئی حقیقی اور جزئی اضافی کے درمیان عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے۔ جزئی حقیقی اخص مطلق ہے اور جزئی اضافی اعم مطلق ہے۔

نوع کے اقسام

سوال:- نوع کی قسمیں ضبطِ تحریر میں لائیے؟

جواب:- نوع کی دو قسمیں ہیں: ۱-نوعِ حقیقی۔ ۲-نوعِ اضافی۔

(۱)......نوع حقیقی کی تعریف اس سے قبل گزر چکی ہے۔ (۲)......نوع اضافی ہر وہ کلی ہے کہ جب ماہیت اور اس کے غیر کو ملا کر ''ماھو'' سے سوال کیا جائے تو جواب میں بلاواسطہ جنس واقع ہو جائے جیسے کوئی سوال کرے الانسان والفرس ماھما؟ تو جواب حیوان آئے۔

سوال:- نوعِ حقیقی اور نوعِ اضافی کے درمیان کیا نسبت ہے وضاحت کیجیے؟

ج:- نوعِ حقیقی اور نوعِ اضافی کے درمیان عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہے۔ اجتماعی مادہ انسان ہے کہ یہ نوعِ حقیقی بھی ہے اور اضافی بھی، نوع اضافی کا افتراقی مادہ حیوان ہے کہ یہ نوعِ حقیقی نہیں اور نوعِ حقیقی کا افتراقی مادہ نقطہ ہے کہ یہ بسیط ہے اس لیے یہ نوع حقیقی تو ہے لیکن نوعِ اضافی نہیں۔

یہ صاحب قطبی کے مذہب کے مطابق تفصیل ہے اور شیخ بوعلی سینا کہتے ہیں کہ ان کے درمیان عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے۔ نوعِ اضافی عام مطلق اور نوعِ حقیقی خاص مطلق ہے لیکن مصنف اور شارح نے اس کو رد کیا ہے۔

سوال:- مصنفؒ کے "قولاً اولیاً" یعنی بلاواسطہ کی قید لگانے کی وجہ تحریر کریں؟
جواب:- مصنفؒ نے قید اس لیے لگائی تا کہ اس تعریف سے صِنف نکل جائے اس لیے کہ جب صِنف کو اور اس کے غیر کو ملا کر سوال کریں تو بھی جواب میں جنس واقع ہوتی جیسے کوئی سوال کرے: الرومی والفرس ماھما؟ تو جواب میں حیوان ہی واقع ہوگا لیکن یہ جواب انسان کے واسطے سے رومی کے لیے ثابت ہوگا۔
سوال:- نوعِ اضافی کے مراتب بیان کیجیے؟
جواب:- نوعِ اضافی کے چار مراتب ہیں:
۱......نوع عالی: یعنی وہ نوع جس کے نیچے نوع ہوں پر اس کے اوپر کوئی نوع نہ ہو جیسے جسم مطلق۔ ۲......نوع سافل:- جس کے اوپر نوع ہوں اور نیچے کوئی نوع نہ ہو جیسے انسان۔
۳......نوع متوسط:- جس کے نیچے بھی نوع ہوں اور اوپر بھی نوع ہوں جیسے حیوان، جسم نامی۔
۴......نوع متفرد: جس کے نہ نیچے نوع ہوں اور نہ اوپر نوع ہوں جیسے عقل جبکہ جوہر اس کے لیے جنس ہو۔

اجناس اور فصل کے مراتب، اقسام

سوال:- اجناس کے مراتب سپردِ قلم کریں؟
جواب:- اجناس کے بھی چار مراتب ہیں:
۱......جنس عالی: جس کے نیچے جنس ہوں اور اوپر کوئی جنس نہ ہو جیسے جوہر۔
۲......جنس سافل: جس کے اوپر جنس ہوں اور نیچے کوئی جنس نہ ہو جیسے حیوان۔
۳......جنس متوسط: جس کے اوپر بھی جنس ہوں اور نیچے بھی جنس ہوں جیسے جسم نامی، جسم مطلق۔
۴......جنس متفرد: جس کے نہ اوپر جنس ہو نہ ہی نیچے جنس ہو جیسے عقل جبکہ جوہر کو اس کے لیے جنس نہ مانیں اور عقول عشرہ کی حقیقتیں مختلف مانیں۔
سوال:- نوع اور جنس کے مراتب میں فرق بیان کریں؟
جواب:- نوع اور جنس کے مراتب میں دو بڑے فرق ہیں:
۱- نوع کے مراتب کی ترتیب نزولی ہے یعنی پہلے نوع عالی پھر متوسط، پھر سافل جبکہ جنس میں ترتیب صعودی ہے یعنی پہلے حیوان پھر جسم نامی، پھر جسم مطلق ہے۔

۲-نوع سافل کو نوع الانواع کہا جاتا ہے جبکہ جنس میں جنس عالی کو جنس الاجناس کہا جاتا ہے۔
سوال:- "مقول فی جواب ماھو" کا مطلب قلم بند کریں؟
ج:-وہ جو اس ماہیت پر جس کے بارے میں ماھو سے سوال کیا جائے مطابقتاً دلالت کرے۔
سوال:- "مقول فی جواب ماھو" کی قسمیں مع تعریف ضبط تحریر میں لائیے؟
جواب:-"مقول فی جواب ماھو" کی دو قسمیں ہیں:
ا......واقع فی طریق ماھو:مقول فی جواب ماھو کا وہ جزء جو ماہیت مسئولہ پر مطابقتاً دلالت کرے جیسے الانسان ماھو؟ کے جواب میں حیوان یا ناطق کہنا جو حیوان ناطق کا جزء ہے۔
۲......داخل فی جواب ماھو:مقول فی جواب ماھو کا وہ جزء جو ماہیت مسئولہ پر تضمناً دلالت کرے جیسے الانسان ماھو؟ کے جواب میں جسم نامی یا حساس کہنا جو حیوان ناطق میں تضمناً داخل ہے۔
سوال:- فصل مقوّم کی تعریف قلم بند کریں؟
ج:-وہ فصل جس کی نسبت نوع کی طرف ہو اور وہ نوع کی ذات میں داخل ہو اور اس نوع کا جزء ہو۔
سوال:- فصل مقسّم کی تعریف ذکر کریں؟
جواب:-وہ فصل جس کی نسبت جنس کی طرف ہو اور اس جنس کو تقسیم کردے۔
سوال:- جنس میں سے کس کس کے لیے فصل مقوم اور مقسم ہو سکتی ہے؟
ج:-جنس عالی اور متوسط کے لیے فصل مقوّم اور مقسم دونوں ہوتے ہیں اور جنس سافل کے لیے صرف فصل مقسم ہوتی ہے،اور جو فصل عالی کے لیے مقوم ہو گی وہ سافل کے لیے بھی مقوم ہو گی اور جو فصل سافل کے لیے مقسم ہو گی وہ عالی کے لیے بھی مقسم ہو گی۔
سوال:- جنس عالی کے لیے فصل مقوم کے ہونے کی وضاحت کریں؟
ج:-دراصل اس میں مناطقہ متاخرین اور متقدمین کا اختلاف ہے۔متاخرین کے نزدیک جنس عالی مثلاً جوہر کے لیے فصل مقوم کا ہونا جائز ہے اور دلیل اس پر یہ ہے کہ ان کے نزدیک ایک ماہیت کا امرین متساویین سے مرکب ہونا جائز ہے جو اس ماہیت کو مشارکات فی الوجود سے تمیز دے جبکہ متقدمین اس بات کے قائل نہیں کہ ایک ماہیت امرین متساویین سے مرکب ہو اور دلیل اس کی یہ ہے کہ ہر ماہیت جس کے لیے فصل ہو اس کے لیے جنس ضرور ہوتی ہے تو اگر جنس عالی کے لیے فصل مقوّم کو مانیں تو جنس عالی کے اوپر ایک اور جنس ماننا پڑے گی جو کہ باطل ہے۔

معرف اور تعریف کے متعلق ......

سوال:- معرِّف کی تعریف سپردِ قلم کیجیے؟

جواب:-معرِّف وہ ہے کہ جس کے تصور سے شے کا تصور لازم ہو یا شے کو اپنے تمام اغیار سے امتیاز حاصل ہو جائے۔

سوال:- معرِّف کی شرائط بالتفصیل تحریر کریں؟

جواب:-معرِّف کی پانچ شرائط ہیں: ۱-معرِّف،معرَّف کا عین نہ ہو۔
۲-معرِّف،معرَّف سے اعم نہ ہو۔ ۳-معرِّف،معرَّف سے اخص نہ ہو۔
۴-معرِّف،معرَّف سے مباین نہ ہو۔ ۵-معرِّف،معرَّف کے مساوی ہو۔

سوال:- معرِّف کی اقسام بالتفصیل قلم بند کریں؟

جواب:-معرِّف کی چار قسمیں ہیں:

۱-حدتام: جو تعریف جنس قریب اور فصل قریب سے کی جائے جیسے انسان کی تعریف حیوان ناطق سے کرنا۔

۲-حد ناقص: جو تعریف صرف فصل قریب سے کی جائے جیسے انسان کی تعریف ناطق سے کرنا۔

۳-رسم تام: جو تعریف جنس قریب اور خاصہ سے کی جائے جیسے انسان کی تعریف حیوانِ ضاحک سے کرنا۔

۴-رسم ناقص: جو تعریف صرف خاصہ سے کی جائے جیسے انسان کی تعریف ضاحک سے کرنا۔

سوال:- تعریف کی وجوہِ اختلال بیان کریں؟

جواب:- تعریف کی وجوہِ اختلال دو طرح کی ہیں: (۱) معنوی۔(۲) لفظی۔

پھر معنوی اختلال دو ہیں: ۱-کسی شے کی اسی کے مساوی شے سے تعریف کرنا جیسے الحرکۃ مالیس بسکون۔ اس لیے کہ جسے حرکت کا علم ہوگا اسے سکون کا بھی علم ہوگا اور جسے حرکت معلوم نہ ہوگی اسے سکون بھی معلوم نہ ہوگا۔

۲-دَور والی تعریف کرنا۔دور کی دو قسمیں ہیں:

۱......دَور مصرح جیسے کیفیت کی تعریف ما بہ یقع المشابھۃ سے کرنا اور مشابہت کی تعریف اتفاق فی الکیفیۃ سے کرنا۔

۲......دورِ مضمر جیسے اثنان کی تعریف زوجِ اول سے کرنا اور زوجِ اول کی تعریف منقسم بمتساویین سے کرنا اور اس کی تعریف اثنان سے کرنا۔

لفظی اختلال تین طرح کا ہوتا ہے: ا......تعریف میں اجنبی الفاظ استعمال کرنا جیسے آگ کی تعریف اسطقس فوق الاسطقسات سے کرنا۔

۲......تعریف میں مجازی الفاظ استعمال کرنا جیسے صت کی تعریف ''تاج فوق رؤس الاصماء لایری الاالمرضیٰ'' سے کرنا۔

۳......تعریف میں مشترک الفاظ استعمال کرنا جیسے عین وغیرہ۔

قضیہ اور اس کے اقسام

سوال:- قضیہ کی تعریف ذکر کریں؟

جواب:- وہ قول جس کے کہنے والے کو کہا جاسکے کہ وہ اس میں سچا ہے یا جھوٹا ہے۔

سوال:- قضیہ کی قسمیں بیان کریں؟

جواب:- قضیہ کی اوّلاً دو قسمیں ہیں: (۱) حملیہ۔ (۲) شرطیہ۔

سوال:- قضیہ شرطیہ کی اقسام مع تعریفات تحریر کریں نیز مثالیں لکھنا نہ بھولیں؟

جواب:- قضیہ شرطیہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) متصلہ۔ (۲) منفصلہ۔

ا......متصلہ: وہ قضیہ شرطیہ جس میں ایک قضیہ کے تسلیم کر لینے پر دوسرے قضیہ کے ثابت ہونے یا نفی ہونے کا حکم ہو۔ اگر ثبوت کا حکم ہو تو متصلہ موجبہ اور اگر نفی کا حکم ہو تو متصلہ سالبہ ہوگا۔ متصلہ موجبہ کی مثال جیسے ان کانت الشمس طالعۃ فالنھار موجود (یعنی اگر سورج طلوع ہوگا تو دن موجود ہوگا)۔ متصلہ سالبہ کی مثال جیسے لیس البتۃ کلما کانت الشمس طالعۃ کان اللیل موجودا (یعنی ایسا نہیں ہے کہ جب سورج طلوع ہو تو رات موجود ہو)۔

۲......منفصلہ: وہ قضیہ شرطیہ جس کے دونوں قضیوں کے درمیان انفصال کا حکم لگایا گیا ہو۔

پھر شرطیہ منفصلہ کی تین قسمیں ہیں: حقیقیہ، مانعۃ الجمع، مانعۃ الخلو۔

ا-حقیقیہ:- وہ قضیہ منفصلہ جس میں مقدم اور تالی کے درمیان انفصال صدق اور کذب دونوں میں ہو جیسے العدد اما زوج واما فرد (عدد یا جفت ہوگا یا طاق)۔ اس مثال میں زوج اور فرد دونوں جمع بھی نہیں ہو سکتے اور نہ ہی دونوں اٹھ سکتے ہیں بلکہ ایک پایا جائے گا اور دوسرا نہیں پایا جائے گا۔

۲-مانعۃ الجمع:۔وہ قضیہ منفصلہ جس میں مقدم اورتالی کے درمیان انفصال صرف صدق میں ہو نہ کذب میں جیسے ھذا الشیئ اما شجر أو حجر (یعنی یہ چیز یا درخت ہوگی یا پتھر)۔یہاں پر ایک چیز شجر اور حجر دونوں نہیں ہوسکتی بلکہ کوئی ایک ہوگی،ہاں یہ بات جائز ہے کہ دونوں نہ ہو بلکہ کوئی تیسری چیز ہو۔

۳-مانعۃ الخلو:۔وہ قضیہ منفصلہ جس میں مقدم اورتالی کے درمیان انفصال صرف کذب میں ہواور صدق میں نہ ہو جیسے زید اما فی البحر واما لا یغرق (زید یا دریا میں ہوگا یا نہیں ڈوبے گا)۔ یہاں پر دونوں اٹھ نہیں سکتے یعنی ایسا نہیں ہوسکتا کہ زید دریا میں نہ ہو اور ڈوب جائے بلکہ یہ ممکن ہے کہ دریا میں ہو اور نہ ڈوبے۔

سوال:- قضیہ حملیہ کے اجزاء کو ذکر کریں؟

جواب:-قضیہ حملیہ کے تین اجزاء ہیں: (۱)محکوم علیہ:جس پر حکم لگایا جائے اس کو موضوع کہتے ہیں۔(۲)محکوم بہ:جس کے ذریعہ حکم لگایا جائے اس کو محمول کہتے ہیں۔
(۳)نسبت:جو موضوع اور محمول کو جوڑنے کے لیے ہوتی ہے اس کو نسبت حکمیہ کہتے ہیں۔

سوال:- رابطہ کسے کہتے ہیں،نیز اس کی اقسام بھی قلم بند کریں؟

جواب:-جو لفظ موضوع اور محمول کی نسبت پر دلالت کرے اسے رابطہ کہتے ہیں،پھر رابطہ کی دو قسمیں ہیں:(۱)رابطہ زمانی:جو اس بات پر دلالت کرے کہ موضوع اور محمول کے درمیان نسبت تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانے میں پائی جارہی ہے جیسے زید کان قائماً میں ''کانَ''۔(۲)رابطہ غیر زمانی:جو کسی زمانے پر دلالت نہ کرے جیسے زید ھو عالم میں ''ھوَ''۔

سوال:- رابطہ کے اعتبار سے قضیہ کی قسمیں سپردِ قلم کریں؟

جواب:-رابطہ کے اعتبار سے قضیہ کی دو قسمیں ہیں:

۱......قضیہ ثلاثیہ:جس میں رابطہ کو ذکر کیا گیا ہو۔۲......قضیہ ثنائیہ:جس میں رابطہ کا ذکر نہ ہو۔

سوال:- نسبت حکمیہ کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی اقسام تحریر کریں؟

جواب:-نسبت حکمیہ کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی دو قسمیں ہیں:

۱-قضیہ حملیہ موجبہ:-ایسا قضیہ جس میں موضوع اور محمول کے درمیان ایسی نسبت ہو کہ یہ کہا جاسکے کہ ''موضوع محمول ہے''۔

۲-قضیہ حملیہ سالبہ:-ایسا قضیہ جس میں موضوع اور محمول کے درمیان ایسی نسبت ہو کہ یہ کہا

جاسکے کہ ''موضوع محمول نہیں ہے''۔
سوال:- قضیہ حملیہ کی اپنے موضوع کے اعتبار سے کتنی اقسام ہیں؟ وضاحت کریں۔
جواب:- قضیہ حملیہ کی اپنے موضوع کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں:
۱......قضیہ شخصیہ: ایسا قضیہ حملیہ جس کا موضوع شخص معین ہو جیسے زید قائم۔
۲......قضیہ محصورہ: ایسا قضیہ حملیہ جس کا موضوع کلی ہو اور حکم اس کلی کے افراد پر ہو اور ان افراد کی تعداد بھی بیان کر دی جائے جیسے کل انسان حیوان۔
۳......قضیہ طبعیہ: ایسا قضیہ حملیہ جس کا موضوع کلی ہو اور حکم کلی کی حقیقت وطبیعت پر ہو اور افراد پر نہ ہو جیسے الانسان نوع۔
۴......قضیہ مہملہ: ایسا قضیہ حملیہ جس کا موضوع کلی ہو اور حکم کلی کے افراد پر ہو اور افراد کی تعداد بیان نہ کی جائے جیسے الانسان حیوان۔
سوال:- قضیہ محصورہ کی اقسام تفصیل کے ساتھ ضبطِ تحریر میں لائیے؟
جواب:- قضیہ محصورہ کی چار قسمیں ہیں:
۱......موجبہ کلیہ: جس میں محمول موضوع کے تمام افراد کے لیے ثابت ہو جیسے کل انسان حیوان۔
۲......موجبہ جزئیہ: جس میں محمول موضوع کے بعض افراد کے لیے ثابت ہو جیسے بعض الحیوان انسان
۳......سالبہ کلیہ: جس میں موضوع کے تمام افراد سے محمول کی نفی کی جائے جیسے لاشیئ من الانسان بحجر۔
۴......سالبہ جزئیہ: جس میں موضوع کے بعض افراد سے محمول کی نفی ہو جیسے بعض الحیوان لیس بانسان۔
سوال:- سُور کی تعریف کریں؟
جواب:- سُور کے لفظی معنی گھیر لینے کے ہیں اور یہ ''سُور البلد'' سے ماخوذ ہے اصطلاح میں وہ لفظ جو موضوع کے افراد کی تعداد پر دلالت کرے تو اس کو سُور کہتے ہیں۔
سوال:- موجبہ کلیہ اور موجبہ جزئیہ کا سُور بیان کریں؟
جواب:- موجبہ کلیہ کا سُور ''کُل'' ہے اس سے کُل افرادی مراد ہے، کُل مجموعی مراد نہیں۔ اور موجبہ جزئیہ کے دو سُور ہیں ''بعض'' اور ''واحد''۔

سوال:- سالبہ کلیہ اور سالبہ جزئیہ کا سُور تحریر کریں؟
جواب:- سالبہ کلیہ کے دو سُور ہیں "لاشیئ" اور "لا واحد"، اور سالبہ جزئیہ کے تین سُور ہیں "لیس کل، لیس بعض اور بعض لیس"۔
سوال:- قضیہ حقیقیہ کی تعریف کیجیے؟
جواب:- وہ قضیہ جس میں موضوع کے افراد پر مطلقاً حکم لگایا گیا ہو خواہ وہ خارج میں موجود ہوں یا نہ ہوں جیسے "کل عنقاء طائر"۔
سوال:- قضیہ خارجیہ کی تعریف مع مثال سپردِ قلم کیجیے؟
ج:- وہ قضیہ جس میں ان افراد پر حکم لگایا گیا ہو جو خارج میں موجود ہوں جیسے کل طالب مجتھد۔
سوال:- حرف سلب کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ وضاحت کریں۔
جواب:- حرف سلب کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی دو قسمیں ہیں:
۱......معدولہ: وہ قضیہ حملیہ جس میں حرف سلب موضوع محمول میں سے کسی کا جزء ہو۔
۲......محصّلہ: وہ قضیہ حملیہ جس میں حرف سلب موضوع محمول میں سے کسی کا جزء نہ ہو جیسے الانسان حیوان۔
سوال:- قضیہ معدولہ کی اقسام بالتفصیل تحریر کریں؟
جواب:- قضیہ معدولہ کی تین اقسام ہیں:
۱......معدولۃ الموضوع: جس میں حرف سلب موضوع کا جزء ہو جیسے اللاحی جماد۔
۲......معدولۃ المحمول: جس میں حرف سلب محمول کا جزء ہو جیسے الجماد لا عالم۔
۳......معدولۃ الطرفین: جس میں حرف سلب موضوع اور محمول دونوں کا جزء ہو جیسے اللاحی لاعالم۔
سوال:- ایجاب اور سلب کی حقیقت کیا ہے؟
جواب:- اگر موضوع اور محمول میں نسبت ثبوت کی ہو تو یہ ایجاب یعنی قضیہ موجبہ ہے خواہ قضیہ کے طرفین عدمی ہوں جیسے کلی مالیس بحی فھو لا عالم، اور اگر یہ نسبت نفی کی ہو تو یہ سلب یعنی قضیہ سالبہ ہے خواہ قضیہ کے طرفین وجودی ہوں جیسے لاشیئ من المتحرک بساکن۔
سوال:- قضیہ سالبہ بسیطہ اور موجبہ معدولۃ المحمول میں فرق بیان کریں؟

جواب:- قضیہ سالبہ بسیطہ اور موجبہ معدولۃ المحمول کے درمیان دو طرح کا فرق ہے:
۱-معنوی فرق: سالبہ بسیطہ اعم ہوتا ہے موجبہ معدولۃ المحمول سے؛ کیونکہ سالبہ بسیطہ کے لیے موضوع کا وجود ضروری نہیں جبکہ موجبہ کے لیے موضوع کا وجود ضروری ہے۔
۲-لفظی فرق: اول یہ کہ اگر حرف سلب قضیہ کے شروع میں ہو تو وہ سالبہ ہوگا جیسے لیس الحجر بفضۃ۔ دوم یہ کہ قضیہ ثلاثیہ میں حرف سلب اگر ربط سے مقدم ہو تو یہ سالبہ بسیطہ ہوگا جیسے الحجر لیس ھو بفضۃ، اور اگر حرف سلب ربط سے مؤخر ہو تو یہ موجبہ معدولہ ہوگا جیسے الحجر ھو لیس بفضۃ۔ سوم یہ کہ قضیہ ثنائیہ میں حرف سلب اگر موضوع اور محمول کے درمیان میں ہو اور رابطہ لفظوں میں مذکور نہ ہو تو قضیہ کا موجبہ معدولہ اور سالبہ بسیطہ ہونے کا دارومدار نیت پر ہوگا۔

سوال:- قضیہ موجّہہ کی تعریف سپردِ قلم کیجیے؟

جواب:- قضیہ حملیہ میں جو نسبت ہوتی ہے وہ ضرور کسی کیفیت کے ساتھ متصف ہوتی ہے۔ اگر اس کیفیت کو لفظوں میں بیان کردیا جائے تو اس وقت یہ قضیہ موجّہہ کہلاتا ہے۔

سوال:- قضیہ مطلقہ کی تعریف تحریر کریں؟

جواب:- قضیہ حملیہ کی نسبت کی کیفیت کو لفظوں میں بیان نہ کیا جائے تو یہ قضیہ مطلقہ کہلاتا ہے۔

سوال:- قضیہ موجہہ کی اقسام مع تعریف قلم بند کریں؟

جواب:- قضیہ موجہہ کی دو قسمیں ہیں:
۱......بسیطہ: وہ قضیہ موجہہ جس کی حقیقت صرف ایجاب ہو یا صرف سلب ہو۔
۲......مرکبہ: وہ قضیہ موجہہ جس کی حقیقت ایجاب اور سلب دونوں سے مرکب ہو۔

قضایا بسیطہ

سوال:- صاحب قطبی نے کتنے قضایا بسیطہ ذکر کیے؟

جواب:- صاحب قطبی نے چھ قضایا بسیطہ کا ذکر کیا: (۱) ضروریہ مطلقہ۔ (۲) دائمہ مطلقہ۔ (۳) مشروطہ عامہ۔ (۴) عرفیہ عامہ۔ (۵) مطلقہ عامہ۔ (۶) ممکنہ عامہ۔

سوال:- ان تمام قضایا بسیطہ کی تعریف مع مثال تحریر کریں؟

جواب:- ۱......ضروریہ مطلقہ: وہ قضیہ جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے لیے یا محمول کی نفی موضوع سے ضروری ہو جب تک کہ موضوع کی ذات موجود ہو جیسے کل انسان حیوان بالضرورۃ

اورلاشيئ من الانسان بحجر بالضرورۃ۔

۲......دائمہ مطلقہ: وہ قضیہ جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے لیے یا محمول کی نفی موضوع سے دائمی ہو جب تک کہ موضوع کی ذات موجود ہے جیسے کل انسان حیوان بالدوام اور لاشيئ من الانسان بحجر بالدوام۔

۳......مشروطہ عامہ: وہ قضیہ جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے لیے یا محمول کی نفی موضوع سے ضروری ہو جب تک کہ موضوع کی ذات وصفِ موضوع کے ساتھ متصف ہو جیسے کل کاتب متحرک الأصابع بالضرورۃ مادام کاتبا، اور بالضرورۃ لاشيئ من الکاتب بساکن الأصابع مادام کاتبا۔

۴......عرفیہ عامہ: وہ قضیہ جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے لیے یا محمول کی نفی موضوع سے دائمی ہو جب تک کہ موضوع کی ذات وصفِ موضوع کے ساتھ متصف ہو جیسے کل کاتب متحرک الأصابع بالدوام مادام کاتبا، اور بالدوام لاشيئ من الکاتب بساکن الأصابع مادام کاتبا۔

۵......مطلقہ عامہ: وہ قضیہ جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے لیے یا محمول کی نفی موضوع سے ضروری ہو تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانے میں جیسے کل انسان ضاحک بالفعل، اور لاشيئ من الانسان بضاحک بالفعل۔

۶......ممکنہ عامہ: وہ قضیہ جس میں یہ بتایا جائے کہ اس کی مخالف جانب ضروری نہیں یعنی اگر قضیہ موجبہ ہے تو سلب ضروری نہیں اور اگر قضیہ سالبہ ہے تو ایجاب ضروری نہیں جیسے کل نار حارۃ بالامکان العام، اور لاشيئ من النار ببارد بالامکان العام۔

سوال:- وہ کونسے قضایا ہیں جن کو ماتن نے ذکر نہیں کیا؟

جواب:- ایسے قضیے دو ہیں:

۱......وقتیہ مطلقہ: وہ قضیہ جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے لیے یا محمول کی نفی موضوع سے ضروری ہو ذاتِ موضوع کے اوقات میں سے کسی معین وقت میں۔ موجبہ کی مثال: کُلُّ قَمَرٍ مُنْخَسِفٌ بِالضَّرُوْرَةِ وَقْتَ حَيْلُوْلَةِ الْأَرْضِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الشَّمْسِ، اور سالبہ کی مثال: لاشيئ من القَمَرِ بِمُنْخَسِفٍ بِالضَّرُوْرَةِ وَقْتَ التربيع۔

۲......منتشرہ مطلقہ: جس میں محموں کا ثبوت موضوع کے لیے یا محمول کی نفی موضوع سے ضروری ہو ذاتِ موضوع کے اوقات میں سے کسی غیر معین وقت میں۔ موجبہ کی مثال جیسے بِالضَّرُوْرَةِ کُلُّ

حَيْوَانٍ مُتَنَفِّسٌ فِيْ وَقْتٍ مَّا، اور سالبہ کی مثال جیسے لاشیئ من الحَيْوَانِ مُتَنَفِّسٌ فِيْ وَقْتٍ مَّا.

قضایا مرکبہ

سوال:- قضیہ مرکبہ کی تعریف ضبط تحریر میں لائیے؟
جواب:-وہ قضیہ موجہ بسیطہ جس میں لاضرورۃ ذاتی یالا دوام ذاتی کی قید لگادی جائے۔
سوال:- ''لاضرورۃ ذاتی''اور''لا دوام ذاتی'' کا مطلب بیان کریں؟
جواب:-''لاضرورۃ ذاتی'' کا مطلب یہ ہے کہ اس سے پہلے والے قضیہ میں جونسبت ذکر کی گئی وہ موضوع کی ذات کے اعتبار سے ضروری نہیں، اور''لا دوام ذاتی'' کا مطلب یہ ہے کہ اس سے پہلے والے قضیہ میں جو نسبت ذکر کی گئی وہ موضوع کی ذات کے اعتبار سے دائمی نہیں۔
س:۔جس قضیہ میں''لاضرورۃ'' کی قید ہوتو اس میں لاضرورۃ کے بعد کونسا قضیہ نکالا جائے گا؟
جواب:-اگر قضیہ موجبہ کولاضرورۃ کے ساتھ مقید کیا گیا ہے تولاضرورۃ کے بعد قضیہ ممکنہ عامہ سالبہ نکالا جائے گا، اور اگر قضیہ سالبہ کولاضرورۃ کے ساتھ مقید کیا گیا ہے تو بعد والا قضیہ ممکنہ عامہ موجبہ ہوگا۔
سوال:- جس قضیہ میں''لا دوام'' کی قید ہواس میں لا دوام کے بعد کونسا قضیہ نکالا جائے گا؟
ج:-اگر قضیہ موجبہ کولا دوام کے ساتھ مقید کیا گیا ہے تولا دوام کے بعد قضیہ مطلقہ عامہ سالبہ نکالا جائے گا، اور اگر قضیہ سالبہ کولا دوام کے ساتھ مقید کیا گیا ہے تو بعد والا قضیہ مطلقہ عامہ موجبہ ہوگا۔
سوال:- کلیہ اور جزئیہ ہونے میں اختلاف واقع ہوگا؟ وضاحت کریں۔
جواب:- قضیہ کے کلیہ اور جزئیہ ہونے میں کوئی اختلاف واقع نہ ہوگا۔اگر قضیہ کلیہ ہوتو لاضرورۃ اور لا دوام کے بعد جو قضیہ نکالا جائے گا وہ بھی کلیہ ہوگا، اور اگر قضیہ جزئیہ ہوتو لاضرورۃ اور لا دوام کی قید کے بعد بھی قضیہ جزئیہ نکالا جائے گا۔
سوال:- قضایا مرکبہ کتنے ہیں؟ ان تمام کی تعریف مع مثال سپرد قلم کریں۔
جواب: -قضایا مرکبہ سات ہیں:(۱)مشروطہ خاصہ۔(۲)عرفیہ خاصہ۔(۳)وقتیہ۔(۴)منتشرہ۔ (۵)وجودیہ لاضروریہ۔(۶)وجودیہ لادائمہ۔(۷) ممکنہ خاصہ۔
۱......مشروطہ خاصہ:وہ مشروطہ عامہ جولادوام ذاتی کے ساتھ مقید ہو۔اس کی ترکیب مشروطہ عامہ اور مطلقہ عامہ سے ہوتی ہے جیسے بِالضَّرُوْرَةِ كُلُّ كَاتِبٍ مُتَحَرِّكُ الْأَصَابِعِ مَادَامَ كَاتِبًا لَادَائِمًا أى لاشيئ من الكاتب بمتحرك الأصابع بالفعل، سالبہ کی مثال:

لاشیئ من الکاتب بساکن الْاَصَابِعِ مَادَامَ کَاتِبًا لَادَائِمًا ای کل کاتب ساکن الأصابع بالفعل.

۲......عرفیہ خاصہ: وہ عرفیہ عامہ جولا دوام ذاتی کے ساتھ مقید ہو۔اس کی ترکیب عرفیہ عامہ اور مطلقہ عامہ سے ہوتی ہے۔اس کی مثال بھی وہی ہے جومشروطہ خاصہ میں بیان کی گئی ہے البتہ شروع میں بالضرورۃ کی جگہ بالدوام لگادیا جائے۔

۳......وقتیہ: وہ وقتیہ مطلقہ جولا دوام ذاتی کے ساتھ مقید ہو۔اس کی ترکیب وقتیہ مطلقہ اور مطلقہ عامہ سے ہوتی ہے۔موجبہ کی مثال جیسے: بالضرورۃِ کُلُّ قَمَرٍ مُنْخَسِفٌ وَقْتَ حَیْلُوْلَۃِ الْاَرْضِ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الشَّمْسِ لَادَائِمًا ای لاشیئ من القمر بمنخسف بالفعل سالبہ کی مثال جیسے لاشیئ من القمر بمنخسف وقت التربیع لادائما ای کل قمر منخسف بالفعل. (تربیع کا مطلب سورج کا چوتھے برج پر ہونا ہے)۔

۴......منتشرہ: وہ منتشرہ مطلقہ جولا دوام ذاتی کے ساتھ مقید ہو۔اس کی ترکیب منتشرہ مطلقہ اور مطلقہ عامہ سے ہوتی ہے۔موجبہ کی مثال جیسے بالضرورۃِ کُلُّ اِنْسَانٍ مُتَنَفِّسٌ فِیْ وَقْتٍ مَّا لَادَائِمًا أی لاشیئ من الانسان بمتنفس بالفعل،اور سالبہ کی مثال جیسے بالضرورۃ لاشیئ من الاِنْسَانِ بِمُتَنَفِّسٍ فِیْ وَقْتٍ مَّالَادَائِمًا أی کل انسان متنفس بالفعل۔

۵......وجودیہ لاضروریہ: وہ مطلقہ عامہ جولاضرورۃ ذاتی کے ساتھ مقید ہو۔اس کی ترکیب مطلقہ عامہ اور ممکنہ عامہ سے ہوتی ہے۔موجبہ کی مثال جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ ضاحکٌ بِالْفِعْلِ لَابِالضَّرُوْرَۃِ أی لاشیئ من الانسان بضاحک بالامکان العام،اور سالبہ کی مثال جیسے لاشیئ من الاِنْسَانِ بضاحکٍ بِالْفِعْلِ لَابِالضَّرُوْرَۃِ ای کل انسان ضاحک بالامکان العام۔

۶......وجودیہ لا دائمہ: وہ مطلقہ عامہ جولا دوام ذاتی کے ساتھ مقید ہو۔اس کی ترکیب دومطلقہ عامہ سے ہوتی ہے۔اس کی مثال بھی وہی ہے جو وجودیہ لاضروریہ کی ہے فرق صرف یہ ہے کہ لابالضرورۃ کی جگہ لا بالدوام کی قید لگادی جائے۔

۷......ممکنہ خاصہ: وہ قضیہ جس میں وجود اور عدم دونوں جانب سے ضرورت کی نفی کی جائے۔ اس کی ترکیب دوممکنہ عامہ سے ہوتی ہے۔موجبہ کی مثال جیسے کُلُّ اِنْسَانٍ کاتبٌ بِالْاِمْکَانِ

الْخَاصّ ،اور سالبہ کی مثال جیسے لاشیئ من الانْسَان بِکاتِبٍ بِالْاِمْکَانِ الْخَاصّ۔

سوال:- قضیہ شرطیہ متصلہ کی تعریف ذکر کریں؟

جواب:-وہ قضیہ جس میں ایک قضیہ کو مان لینے کے بعد دوسرے قضیہ کے ثبوت یا نفی کا حکم ہو۔

سوال:- قضیہ شرطیہ متصلہ کی قسمیں قلم بند کریں؟

جواب:-قضیہ شرطیہ متصلہ کی دو قسمیں ہیں: ۱-لزومیہ۔ ۲-اتفاقیہ۔

سوال:- قضیہ لزومیہ کی تعریف سپردِ قلم کریں؟

جواب:-وہ قضیہ شرطیہ جس میں مقدم اور تالی کے درمیان اتصال کسی علاقہ کی وجہ سے ہو۔یہ علاقہ علیت کا ہوگا یا تضایف کا ہوگا۔

سوال:- علاقہ علیت کی کتنی صورتیں بنتی ہیں؟وضاحت کیجیے۔

جواب:-علاقہ علیت کی تین صورتیں بنتی ہیں:

۱......مقدم،تالی کے لیے علت بن رہا ہو جیسے ان کانت الشمس طالعۃ فالنھار موجود۔

۲......تالی اپنے مقدم کے لیے علت بن رہا ہو جیسے ان کان النھار موجودا فالشمس طالعۃ۔

۳......مقدم اور تالی دونوں معلول ہوں اور کوئی تیسری چیز علت بن رہی ہو جیسے ان کان النھار موجودا فالعالم مضیئ۔

سوال:- علاقہ تضایف کی وضاحت کریں؟

جواب:-ایسا علاقہ جس میں مقدم اور تالی میں سے ہر ایک دوسرے پر موقوف ہو جیسے ان کان زیداً ابالعمرو، کان عمروابنہ۔

سوال:- شرطیہ متصلہ کی قسم ''قضیہ اتفاقیہ'' کی تعریف تحریر کریں؟

جواب:-وہ قضیہ شرطیہ جس میں مقدم اور تالی کا اتصال کسی علاقہ کی بناء پر نہ ہو بلکہ دونوں اتفاقیہ طور پر جمع ہو گئے ہوں جیسے ان کان الانسان ناطقا فالحمار ناھق۔

سوال:- قضیہ شرطیہ منفصلہ کی تعریف ذکر کریں؟

جواب:-وہ قضیہ شرطیہ جس میں مقدم اور تالی کے درمیان انفصال کا حکم لگایا گیا ہو۔

سوال:- قضیہ شرطیہ منفصلہ کی اقسام بیان کریں؟

جواب:-شرطیہ منفصلہ کی تین قسمیں ہیں:(۱)منفصلہ حقیقیہ۔(۲)منفصلہ مانعۃ الجمع۔

(۳) منفصلہ مانعۃ الخلو۔ ان تمام کی تعریفات ماقبل میں گزر چکیں۔

س:۔ شرطیہ منفصلہ کی مذکورہ اقسام میں سے ہر ایک کی کتنی قسمیں ہیں؟ تعریف مع مثال قلم بند کریں۔

جواب: شرطیہ منفصلہ کی مذکورہ تینوں اقسام میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: عنادیہ، اتفاقیہ۔

۱......عنادیہ: وہ قضیہ منفصلہ جس میں مقدم اور تالی کے درمیان جدائی ان دونوں کی ذات کی وجہ سے ہو جیسے العدد اما زوج أو فرد۔

۲......اتفاقیہ: وہ قضیہ منفصلہ جس میں مقدم اور تالی کے درمیان جدائی ان دونوں کی ذات کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اتفاق کی بات ہو کہ دونوں میں جدائی ہو گئی جیسے ایک شخص کالا ہو، اور کاتب نہ ہو تو اس کے لیے کہا جائے: اما ان یکون ھذا أسود أو کاتبا۔

نوٹ:- ماقبل میں قضیہ شرطیہ کی کل آٹھ اقسام کی تعریفات بیان کی گئی ہیں جو صرف ان اقسام کے موجبات پر صادق آتی ہیں، اب ان کے سوالب کا بیان شروع ہے۔ ان آٹھ قضایا میں سے ہر ایک کا سالبہ وہ ہوگا جس میں اس چیز کے اٹھ جانے کا حکم لگایا جائے جو اس کے موجبہ میں ہونے کا حکم لگایا گیا ہے۔

سوال:- شرطیہ متصلہ لزومیہ اور شرطیہ متصلہ اتفاقیہ کا سلب بیان کریں؟

جواب:- لزومیہ کا سالبہ وہ ہوگا جس میں اس کے لزوم کا رفع ہو جیسے لیس ان کان الکائن حساسا کان نباتا، اور اتفاقیہ کا سالبہ وہ ہوگا جس میں اس کی موافقت کا رفع ہو جیسے لیس ان کان الحیوان ذا اذن فھو یبیض۔

سوال:- قضایا منفصلہ میں سلب کیسے ہوگا؟ وضاحت کیجیے۔

جواب:- قضایا منفصلہ میں بھی یہی صورت ہوگی کہ سالبہ عنادیہ وہ ہوگا جس میں اس عناد کا رفع ہو جس عناد کا موجبہ میں حکم لگایا گیا ہے۔ اگر عناد کا رفع صدق وکذب دونوں میں ہوگا تو سالبہ عنادیہ حقیقیہ، اور اگر عناد کی نفی صرف صدق میں ہو تو سالبہ مانعۃ الجمع، اور اگر عناد کی نفی صرف کذب میں ہو تو سالبہ مانعۃ الخلو ہوگا۔

قضیہ شرطیہ کی متعدد صورتیں

سوال:- قضیہ شرطیہ متصلہ کی ترکیب کی کتنی صورتیں ہیں؟ بالتفصیل ذکر کریں۔

جواب:- قضیہ شرطیہ متصلہ کی ترکیب کی نو صورتیں ہیں:

۱- دوقضیہ حملیہ سے مرکب ہو جیسے کلما کان الشیٔ انسانا فھو حیوان۔
۲- دوقضیہ متصلہ سے مرکب ہو جیسے کلما ان کان الشیٔ انسانا فھو حیوان، فکلما لم یکن الشیٔ حیوانا لم یکن انسانا۔
۳- دوقضیہ منفصلہ سے مرکب ہو جیسے کلما کان دائما اما أن یکون ھذا العدد زوجا أو فردا، فدائما اما أن یکون منقسما بمتساویین أو غیر منقسم۔
۴- پہلا قضیہ حملیہ دوسرا قضیہ متصلہ سے مرکب ہو جیسے ان کان طلوع الشمس علۃ لوجود النہار، فکلما کانت الشمس طالعۃ فالنہار موجود۔
۵- پہلا قضیہ متصلہ دوسرا قضیہ حملیہ سے مرکب ہو جیسے ان کان کلما کانت الشمس طالعۃ فالنہار موجود، فطلوع الشمس ملزوم لوجود النہار۔
۶- پہلا قضیہ حملیہ دوسرا قضیہ منفصلہ سے مرکب ہو جیسے ان کان ھذا عددا فھو اما زوج أو فرد۔
۷- پہلا قضیہ منفصلہ دوسرا قضیہ حملیہ سے مرکب ہو جیسے کلما کان ھذا اما زوجا أو فردا کان ھذا عددا۔
۸- پہلا قضیہ متصلہ دوسرا منفصلہ سے مرکب ہو جیسے ان کان کلما کانت الشمس طالعۃ فالنہار موجود، فدائما اما أن یکون الشمس طالعۃ واما أن لا یکون النہار موجودا۔
۹- پہلا قضیہ منفصلہ دوسرا متصلہ سے مرکب ہو جیسے کلما کان دائما اما أن یکون الشمس طالعۃ واما أن لا یکون النہار موجودا، فکلما کانت الشمس طالعۃ فالنہار موجود۔

سوال:- قضیہ شرطیہ منفصلہ کی ترکیب کی کتنی صورتیں بنتی ہیں؟ بالتفصیل ذکر کریں۔

جواب:- قضیہ شرطیہ منفصلہ کی ترکیب کی چھ صورتیں بنتی ہیں:

۱- دوقضیہ حملیہ سے مرکب ہو جیسے اما أن یکون ھذا العدد زوجا أو فردا۔
۲- دوقضیہ متصلہ سے مرکب ہو جیسے دائما اما أن یکون ان کانت الشمس طالعۃ فالنہار موجود، واما أن یکون ان کانت الشمس طالعۃ لم یکن النہار موجودا۔
۳- دوقضیہ منفصلہ سے مرکب ہو جیسے دائما اما أن یکون ھذا العدد زوجا أو فردا، واما أن یکون ھذا العدد لا زوجا ولا فردا۔
۴- ایک قضیہ حملیہ دوسرا قضیہ متصلہ سے مرکب ہو جیسے دائما اما أن لا یکون طلوع الشمس علۃ لوجود النہار، واما أن یکون کلما کانت الشمس طالعۃ کان النہار موجودا۔

۵-ایک قضیہ حملیہ دوسرا قضیہ منفصلہ سے مرکب ہو جیسے دائما اما أن یکون ھذا الشیٔ لیس عددا واما أن یکون اما زوجا أو فردا۔

۶-ایک قضیہ متصلہ دوسرا منفصلہ سے مرکب ہو جیسے دائما اما أن یکون کلما کانت الشمس طالعۃ فالنھار موجود، واما أن تکون الشمس طالعۃ واما أن لا یکون النھار موجودا۔

تناقض کا بیان

سوال:- تناقض کی تعریف ضبطِ تحریر میں لائیے؟

جواب:-دو قضیوں میں ایجاب اور سلب کے اعتبار سے ایسا اختلاف ہو کہ دونوں قضیے اپنی ذات کے اعتبار سے اس بات کا تقاضا کریں کہ ایک قضیہ صادق اور دوسرا قضیہ کاذب ہو۔

سوال:- تناقض میں ابتداءً کتنی شرائط کا پایا جانا ضروری ہے؟

جواب:- تناقض میں ابتداءً چار شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

۱......تناقض دو قضیوں کے درمیان ہو۔

۲......تناقض دو قضیوں کے درمیان اختلاف ایجاب وسلب کا ہو۔

۳......دونوں قضیوں میں سے ایک سچا اور دوسرا جھوٹا ہو۔

۴......دونوں قضیوں میں ایک کے سچے اور دوسرے کے جھوٹے ہونے کا سبب ایجاب وسلب کا اختلاف ہو۔ان چار شرائط میں سے اگر کوئی ایک نہ پائی گئی تو تناقض اصطلاحی واقع نہ ہوگا۔

سوال:- قضیہ حملیہ مخصوصہ کے درمیان تناقض کے لیے کتنی شرائط کا پایا جانا ضروری ہے؟

جواب:- قضیہ حملیہ مخصوصہ کے درمیان تناقض پائے جانے کے لیے آٹھ شرائط کا پایا جانا ضروری ہے جنہیں وحدت ثمانیہ کہتے ہیں:

۱-وحدت موضوع: یعنی دونوں قضیوں کے موضوع ایک ہوں۔اگر موضوع مختلف ہوئے تو تناقض نہ ہوگا جیسے ''زید قائم'' اور ''عمرو لیس بقائم'' میں تناقض نہ ہوگا۔

۲-وحدت محمول: یعنی دونوں قضیوں میں محمول ایک ہو۔اگر محمول مختلف ہوں گے تو تناقض نہ ہوگا جیسے ''زید کاتب'' اور ''زید لیس بقائم'' میں تناقض نہ ہوگا۔

۳-وحدت مکان: یعنی دونوں قضیوں کا مکان (جگہ) ایک ہو۔اگر مکان مختلف ہو تو تناقض نہ ہوگا جیسے ''زید قاعد فی المسجد'' اور ''زید لیس بقاعد فی الدار'' میں تناقض نہ ہوگا۔

۴-وحدت زمان: یعنی دونوں قضیوں کا زمانہ ایک ہو۔اگر زمانہ بدل گیا تو تناقض نہ ہوگا جیسے ''زید نائم فی اللیل'' اور ''زید لیس بنائم فی النھار'' میں تناقض نہ ہوگا۔
۵-وحدت شرط: یعنی دونوں قضیوں میں ایک شرط کے ساتھ حکم لگایا گیا ہو۔اگر شرط بدل گئی تو تناقض نہ ہوگا جیسے ''زید متحرک الأ صابع ان کان کاتبا'' اور ''زید لیس بمتحرک الأ صابع ان لم یکن کاتبا'' میں تناقض نہ ہوگا۔
۶-وحدت جزء وکل: یعنی ایک قضیہ میں اگر حکم موضوع کے کُل پر ہو تو دوسرے قضیہ میں بھی کُل پر ہو اور اگر ایک میں حکم جزء پر ہو تو دوسرے میں بھی جزء پر ہو، وگرنہ تناقض نہ ہوگا جیسے ''الزنجی أسود أی بعضہ'' اور ''الزنجی لیس بأ سود أی کلہ'' میں تناقض نہ ہوگا۔
۷-وحدت اضافت: یعنی دونوں قضیوں میں ایک شے کی طرف نسبت ہو۔اگر نسبت بدل گئی تو تناقض نہ ہوگا جیسے ''زید أب لعمرو'' اور ''زید لیس بأب لبکر'' میں تناقض نہ ہوگا۔
۸-وحدت قوۃ وفعل: یعنی اگر ایک قضیہ میں حکم بالقوۃ ہو تو دوسرے میں اس حکم کا سلب بالقوۃ ہو، اور اگر ایک قضیہ میں حکم بالفعل ہو تو دوسرے قضیہ میں اس حکم کا سلب بھی بالفعل ہو ورنہ تناقض نہ ہوگا جیسے ''الخمر فی الدن مسکر بالقوۃ'' اور ''الخمر فی الدن لیس بمسکر بالفعل'' میں تناقض نہ ہوگا۔

نقائض موجہات و مرکبات

سوال:- موجہات بسیطہ کے نقائض بالتفصیل بیان کیجیے؟

جواب:- موجہاتِ بسیطہ کے نقائض یہ ہیں:

۱-ضروریہ مطلقہ موجبہ کلیہ جس کی مثال ہے: ''کل انسان حیوان بالضرورۃ''، اس کی نقیض سالبہ جزئیہ ممکنہ عامہ ہے جس کی مثال یہ ہے: ''بعض الانسان لیس بحیوان بالامکان العام''۔
۲-ضروریہ مطلقہ سالبہ کلیہ جس کی مثال ہے: ''لاشیٔ من الانسان بحجر بالضرورۃ''، اس کی نقیض موجبہ جزئیہ ممکنہ ہے جس کی مثال یہ ہے: ''بعض الانسان حجر بالامکان العام''۔
۳-دائمہ مطلقہ موجبہ کلیہ جس کی مثال ہے: ''کل انسان حیوان دائما''، اس کی نقیض مطلقہ عامہ سالبہ جزئیہ ہے جس کی مثال یہ ہے: ''بعض الانسان لیس بحیوان بالفعل''۔
۴-دائمہ مطلقہ سالبہ کلیہ جس کی مثال ہے: ''لاشیٔ من الانسان بحجر دائما''، اس کی نقیض مطلقہ عامہ موجبہ جزئیہ ہے جس کی مثال یہ ہے: ''بعض الانسان حجر بالفعل''۔

۵-مشروطہ عامہ موجبہ کلیہ جس کی مثال ہے: ''کل کاتب متحرک الأ صابع بالضرورۃ مادام کاتبا'' اس کی نقیض حینیہ ممکنہ سالبہ جزئیہ ہے جس کی مثال یہ ہے: ''بعض الکاتب لیس بمتحرک الأ صابع بالامکان حین ھو کاتب''۔

۶-مشروطہ عامہ سالبہ کلیہ جس کی مثال ہے: ''لاشیئ من الکاتب بساکن الأ صابع بالضرورۃ مادام کاتبا''، اس کی نقیض حینیہ ممکنہ موجبہ جزئیہ ہے جس کی مثال یہ ہے: ''بعض الکاتب ساکن الأ صابع بالامکان حین ھو کاتب''۔

سوال:- مرکباتِ کلیہ کے نقائض بالتفصیل بیان کیجیے؟

جواب:-مرکبات کلیہ کے نقائض مندرجہ ذیل ہیں:

۱-مشروطہ خاصہ موجبہ کلیہ جس کی مثال ہے: ''کل کاتب متحرک الأ صابع بالضرورۃ مادام کاتبا لادائما''، اس کی نقیض منفصلہ مانعۃ الخلو ہے جس کی مثال یہ ہے: ''اِما بعض الکاتب لیس بمتحرک الأ صابع بالامکان حین ھو کاتب، واِما بعض الکاتب متحرک الأ صابع دائما''۔

۲-مشروطہ خاصہ سالبہ کلیہ جس کی مثال ہے: ''لاشیئ من الکاتب بساکن الأ صابع بالضرورۃ مادام کاتبالادائما''، اس کی نقیض بھی منفصلہ مانعۃ الخلو ہے جس کی مثال یہ ہے: ''اِما بعض الکاتب ساکن الأ صابع بالامکان حین ھو کاتب، واما بعض الکاتب لیس بساکن الأ صابع دائما''۔

۳-عرفیہ خاصہ موجبہ کلیہ جس کی مثال ہے: ''کل کاتب متحرک الأ صابع دائما مادام کاتبا لا دائما''، اس کی نقیض بھی منفصلہ مانعۃ الخلو ہے جس کی مثال یہ ہے: ''اِما بعض الکاتب لیس بمتحرک الأ صابع بالفعل حین ھو کاتب، واما بعض الکاتب متحرک الأ صابع دائما''۔

۴-عرفیہ خاصہ سالبہ کلیہ جس کی مثال ہے: ''لاشیئ من الکاتب بساکن الأ صابع دائما مادام کاتبا لادائما''، اس کی نقیض بھی منفصلہ مانعۃ الخلو ہے جس کی مثال یہ ہے: ''اما بعض الکاتب ساکن الأ صابع بالفعل حین ھو کاتب، واما بعض الکاتب لیس بساکن الأ صابع دائما۔

۵-وقتیہ موجبہ کلیہ جس کی مثال ہے: ''کل قمر منخسف بالضرورۃ وقت الحیلولۃ لادائما''، اس کی نقیض بھی منفصلہ مانعۃ الخلو ہے جس کی مثال یہ ہے: '' اما بعض القمر منخسف بالامکان وقت الحیلولۃ واما بعض القمر لیس بمنخسف دائما''۔

۶-وقتیہ سالبہ کلیہ جس کی مثال ہے: ''لاشیئ من القمر بمنخسف بالضرورۃ وقت التربیع لادائما''،

اس کی نقیض بھی منفصلہ مانعۃ الخلو ہے جس کی مثال یہ ہے: ''اما بعض القمر منخسف بالامکان وقت التربیع واما بعض القمر لیس بمنخسف دائما''۔

۷- منتشرہ موجبہ کلیہ جس کی مثال ہے: ''کل انسان متنفس بالضرورۃ وقتا ما لا دائما''، اس کی نقیض بھی منفصلہ مانعۃ الخلو ہے جس کی مثال یہ ہے: ''اما بعض الانسان لیس بمتنفس بالامکان دائما، واما بعض الانسان متنفس دائما''۔

۸- منتشرہ سالبہ کلیہ جس کی مثال ہے: ''لاشيئ من الانسان بمتنفس بالضرورۃ وقتا ما لا دائما''، اس کی نقیض بھی منفصلہ مانعۃ الخلو ہے جس کی مثال یہ ہے: ''اما بعض الانسان متنفس بالامکان دائما، واما بعض الانسان لیس بمتنفس دائما''۔

۹- وجودیہ لاضروریہ موجبہ کلیہ جس کی مثال ہے: ''کل انسان ضاحک بالفعل لا بالضرورۃ''، اس کی نقیض بھی منفصلہ مانعۃ الخلو ہے جس کی مثال یہ ہے: ''اما بعض الانسان لیس بضاحک دائما، واما بعض الانسان لیس بضاحک بالضرورۃ''۔

۱۰- وجودیہ لاضروریہ سالبہ کلیہ جس کی مثال ہے: ''لاشيئ من الانسان بضاحک بالفعل لا بالضرورۃ''، اس کی نقیض بھی منفصلہ مانعۃ الخلو ہے جس کی مثال یہ ہے: ''اما بعض الانسان ضاحک دائما، واما بعض الانسان لیس بضاحک بالضرورۃ''۔

۱۱- وجودیہ لا دائمہ موجبہ کلیہ جس کی مثال ہے: ''کل انسان ضاحک بالفعل لا دائما''، اس کی نقیض بھی منفصلہ مانعۃ الخلو ہے جس کی مثال یہ ہے: ''اما بعض الانسان لیس بضاحک دائما، واما بعض الانسان ضاحک دائما''۔

۱۲- وجودیہ لا دائمہ سالبہ کلیہ جس کی مثال ہے: ''لاشيئ من الانسان بضاحک بالفعل لا دائما''، اس کی نقیض بھی منفصلہ مانعۃ الخلو ہے جس کی مثال یہ ہے: ''اما بعض الانسان ضاحک دائما، واما بعض الانسان ضاحک بالضرورۃ''۔

۱۳- ممکنہ خاصہ موجبہ کلیہ جس کی مثال ہے: ''کل انسان کاتب بالامکان الخاص''، اس کی نقیض بھی منفصلہ مانعۃ الخلو یہ ہے: ''اما بعض الانسان لیس بکاتب بالضرورۃ واما بعض الانسان کاتب بالضرورۃ''۔

۱۴- ممکنہ خاصہ سالبہ کلیہ جس کی مثال ہے: ''لاشيئ من الانسان بکاتب بالامکان الخاص''، اس کی نقیض بھی منفصلہ مانعۃ الخلو ہے جس کی مثال یہ ہے: ''اما بعض الانسان کاتب بالضرورۃ،

واما بعض الانسان لیس بکاتب بالضرورۃ"۔

مرکبات جزئیہ کے نقائض

سوال:- مرکباتِ جزئیہ کے نقائض بالتفصیل بیان کیجیے؟

جواب:- مرکباتِ جزئیہ کے نقائض مندرجہ ذیل ہیں:

۱-مشروطہ خاصہ موجبہ جزئیہ جس کی مثال ہے: "بعض الکاتب متحرک الأصابع بالضرورۃ مادام کاتبا لا دائما"، اس کی نقیض حملیہ مردودۃ المحمول ہے جس کی مثال یہ ہے: "کل کاتب اما لیس بمتحرک الأصابع بالامکان حین ھو کاتب أو متحرک الأصابع دائما"۔

۲-مشروطہ خاصہ سالبہ جزئیہ جس کی مثال ہے: "بعض الکاتب لیس بساکن الأصابع بالضرورۃ مادام کاتبا لا دائما"، اس کی نقیض بھی حملیہ مردودۃ المحمول ہے جس کی مثال یہ ہے: "کل اما ساکن الأصابع بالامکان حین ھو کاتب أو لیس بساکن الأصابع دائما"۔

۳-عرفیہ خاصہ موجبہ جزئیہ جس کی مثال ہے: "بعض الکتّاب متحرک الأصابع دائما مادام کاتبا لا دائما"، اس کی نقیض بھی حملیہ مردودۃ المحمول ہے جس کی مثال یہ ہے: "کل کاتب اما لیس بمتحرک الأصابع بالفعل حین ھو کاتب أو متحرک الأصابع دائما"۔

۴-عرفیہ خاصہ سالبہ جزئیہ جس کی مثال ہے: "بعض الکاتب لیس بساکن الأصابع دائما مادام کاتبا لا دائما"، اس کی نقیض بھی حملیہ مردودۃ المحمول ہے جس کی مثال یہ ہے: "کل کاتب اما ساکن الأصابع بالفعل حین ھو کاتب أو لیس بساکن الأصابع دائما۔

۵-وقتیہ موجبہ جزئیہ جس کی مثال ہے: "بعض القمر منخسف بالضرورۃ وقت الحیلولۃ لا دائما"، اس کی نقیض بھی حملیہ مردودۃ المحمول ہے جس کی مثال یہ ہے: "کل قمر اما لیس بمنخسف بالامکان وقت الحیلولۃ أو منخسف دائما"۔

۶-وقتیہ سالبہ جزئیہ جس کی مثال ہے: "بعض القمر لیس بمنخسف بالضرورۃ وقت التربیع لا دائما" اس کی نقیض بھی حملیہ مردودۃ المحمول ہے جس کی مثال یہ ہے: "کل قمر اما منخسف بالامکان وقت التربیع أو لیس بمنخسف دائما"۔

۷-منتشرہ موجبہ جزئیہ جس کی مثال ہے: "بعض الانسان متنفس بالضرورۃ وقتا ما لا دائما"، اس کی نقیض بھی حملیہ مردودۃ المحمول ہے جس کی مثال یہ ہے: "کل انسان اما لیس بمتنفس بالامکان

دائما أو متنفس دائما''۔

۸-منتشرہ سالبہ جزئیہ جس کی مثال ہے: ''بعض الانسان لیس بمتنفس بالضرورة وقتا مالا دائما'' اس کی نقیض بھی حملیہ مردودۃ المحمول ہے جس کی مثال یہ ہے: ''کل انسان اما متنفس بالامکان دائما أو لیس بمتنفس دائما''۔

۹-وجودیہ لاضروریہ موجبہ جزئیہ جس کی مثال ہے: ''بعض الانسان ضاحک بالفعل لا بالضرورة'' اس کی نقیض بھی حملیہ مردودۃ المحمول ہے جس کی مثال یہ ہے: ''کل انسان اما لیس بضاحک دائما أو ضاحک بالضرورة''۔

۱۰-وجودیہ لاضروریہ سالبہ جزئیہ جس کی مثال ہے: ''بعض الانسان لیس بضاحک بالفعل لا بالضرورة''، اس کی نقیض بھی حملیہ مردودۃ المحمول ہے جس کی مثال یہ ہے: ''کل انسان اما ضاحک دائما أو لیس بضاحک بالضرورة''۔

۱۱-وجودیہ لادائمہ موجبہ جس کی مثال ہے: ''بعض الانسان ضاحک بالفعل لادائما''، اس کی نقیض بھی حملیہ مردودۃ المحمول ہے جس کی مثال یہ ہے: ''کل انسان اما لیس بضاحک دائما، أو ضاحک دائما''۔

۱۲-وجودیہ لادائمہ سالبہ جزئیہ جس کی مثال ہے: ''بعض الانسان لیس بضاحک بالفعل لادائما''، اس کی نقیض بھی حملیہ مردودۃ المحمول ہے جس کی مثال یہ ہے: ''کل انسان اما ضاحک دائما أو لیس بضاحک دائما''۔

۱۳-ممکنہ خاصہ موجبہ جزئیہ جس کی مثال ہے: ''بعض الانسان کاتب بالامکان الخاص''، اس کی نقیض بھی حملیہ مردودۃ المحمول ہے: ''کل انسان اما لیس بکاتب بالضرورة أو کاتب بالضرورة''۔

۱۴-ممکنہ خاصہ سالبہ جزئیہ جس کی مثال ہے: ''بعض الانسان لیس بکاتب بالامکان الخاص''، اس کی نقیض بھی حملیہ مردودۃ المحمول ہے جس کی مثال یہ ہے: ''کل انسان اما کاتب بالضرورة أو لیس بکاتب بالضرورة''۔

سوال:- قضیہ شرطیہ کی نقیض کے لیے کن شرائط کا ہونا ضروری ہے؟ بالتفصیل تحریر کریں۔

جواب:- قضیہ شرطیہ کی نقیض کے لیے چار شرائط ضروری ہیں۔

۱-اصل قضیہ اور نقیض دونوں جنس میں موافق ہوں یعنی متصلہ کی نقیض متصلہ اور منفصلہ کی نقیض

بھی منفصلہ ہوگی۔

۲-اصل قضیہ اور نقیض دونوں نوع میں موافق ہوں گے یعنی اگر اصل قضیہ لزومیہ ہے تو نقیض بھی لزومیہ ہوگی اور اگر اصل قضیہ عنادیہ ہے تو نقیض بھی عنادیہ ہوگی اور اگر اصل قضیہ اتفاقیہ ہے تو نقیض بھی اتفاقیہ ہوگی۔

۳-اصل قضیہ اور نقیض دونوں کیف یعنی ایجاب اور سلب میں ایک دوسرے کے مخالف ہوں گے۔

۴-اصل قضیہ اور نقیض دونوں ''کم'' یعنی کلی اور جزئی ہونے میں ایک دوسرے کے مخالف ہوں گے۔

سوال:- ان شرائط سے کیا نتیجہ اخذ ہوتا ہے؟

جواب:- یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ:

۱......موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ آئے گی۔ ۲......موجبہ جزئیہ کی نقیض سالبہ کلیہ ہوگی۔

۳......سالبہ کلیہ کی نقیض موجبہ جزئیہ ہوگی۔ ۴......سالبہ جزئیہ کی نقیض موجبہ کلیہ ہوگی۔

سوال:- عکس مستوی کی تعریف قلم بند کریں؟

جواب:- عکس مستوی: قضیہ کے صدق اور کیف کو برقرار رکھتے ہوئے اس کے پہلے جزء کو دوسرا اور دوسرے کو پہلا بنانا۔

سوال:- قضیہ حملیہ غیر موجہہ کا عکس بیان کریں؟

جواب:- قضیہ حملیہ غیر موجہہ کا عکس مندرجہ ذیل ہے۔

۱-سالبہ کلیہ: اس کا عکس سالبہ کلیہ ہی آتا ہے جیسے ''لاشيء من الجماد بحساس'' کا عکس ''لاشيء من الحساس بجماد'' ہوگا۔

۲-سالبہ جزئیہ: اس کا عکس نہیں آتا۔

۳-موجبہ کلیہ: اس کا عکس موجبہ جزئیہ آتا ہے جیسے ''کل انسان حیوان'' کا عکس ''بعض الحیوان انسان'' ہوگا۔

۴-موجبہ جزئیہ: اس کا عکس موجبہ جزئیہ ہی آتا ہے جیسے ''بعض الحیوان انسان'' کا عکس ''بعض الانسان حیوان'' ہوگا۔

موجہات کا عکس

سوال:- موجہات (کلیہ وجزئیہ) کے عکس بیان کریں؟

جواب:- موجہات کے عکس مندرجہ ذیل ہیں:

۱-ضروریہ مطلقہ جس کی مثال ہے: ''کل انسان حیوان بالضرورۃ''، اس کا عکس موجبہ جزئیہ حینیہ مطلقہ ہے جس کی مثال یہ ہے: ''بعض الحیوان انسان بالفعل''۔

۲-دائمہ مطلقہ جس کی مثال ہے: ''کل انسان حیوان دائما''، اس کی نقیض بھی حینیہ مطلقہ موجبہ جزئیہ ہے جس کی مثال یہ ہے: ''بعض الحیوان انسان بالفعل''۔

۳-مشروطہ عامہ جس کی مثال ہے: ''کل انسان حیوان بالضرورۃ مادام انسانا''، اس کی نقیض بھی حینیہ مطلقہ موجبہ جزئیہ ہے جس کی مثال یہ ہے: ''بعض الحیوان انسان بالفعل''۔

۴-عرفیہ عامہ جس کی مثال ہے: ''کل انسان حیوان دائما مادام انسانا''، اس کی نقیض بھی حینیہ مطلقہ موجبہ جزئیہ ہے جس کی مثال یہ ہے: ''بعض الحیوان انسان بالفعل''۔

۵-مشروطہ خاصہ جس کی مثال ہے: ''کل کاتب متحرک الأصابع بالضرورۃ مادام کاتبالا دائما''، اس کی نقیض حینیہ مطلقہ لادائمہ ہے جس کی مثال یہ ہے: ''بعض متحرک الأ صابع کاتب بالفعل حین ھو متحرک الأ صابع لا دائما''۔

۶-عرفیہ خاصہ جس کی مثال ہے: ''کل کاتب متحرک الأ صابع دائما مادام کاتبالا دائما''، اس کی نقیض بھی حینیہ مطلقہ لادائمہ ہے جس کی مثال یہ ہے: ''بعض متحرک الأ صابع کاتب بالفعل حین ھو متحرک الأ صابع لا دائما''۔

۷-وقتیہ جس کی مثال ہے: ''کل قمر منخسف بالضرورۃ وقت حیلولۃ الأرض لا دائما''، اس کی نقیض مطلقہ عامہ موجبہ جزئیہ ہے جس کی مثال یہ ہے: ''بعض المنخسف قمر بالفعل''۔

۸-منتشرہ جس کی مثال ہے: ''کل انسان متنفس بالضرورۃ وقتا ما لا دائما''، اس کی نقیض مطلقہ عامہ موجبہ جزئیہ ہے جس کی مثال یہ ہے: ''بعض المتنفس انسان بالفعل''۔

۹-وجودیہ لاضروریہ جس کی مثال ہے: ''کل انسان ضاحک بالفعل لا بالضرورۃ''، اس کی نقیض مطلقہ عامہ موجبہ جزئیہ ہے جس کی مثال یہ ہے: ''بعض الضاحک انسان بالفعل''۔

۱۰-وجودیہ لاضروریہ جس کی مثال ہے: ''کل انسان ضاحک بالفعل لا دائما''، اس کی نقیض

مطلقہ عامہ موجبہ جزئیہ ہے جس کی مثال یہ ہے: "بعض الضاحک انسان بالفعل"۔

ثبوت عکس پر ناطقہ کے دلائل

سوال:- مناطقہ عکس ثابت کرنے کے لیے کتنے طرح کے دلائل استعمال کرتے ہیں؟

جواب:- تین طرح کے دلائل استعمال کرتے ہیں:

(۱) بُرہان خلف۔ (۲) بُرہان افتراض۔ (۳) بُرہان عکس۔

سوال:- بُرہان خلف کی وضاحت کیجیے؟

جواب:- عکس کی نقیض نکال کر اصل قضیہ کے ساتھ ملایا جائے تو اس کا نتیجہ محال ہوگا، پھر اگر عکس کو صادق نہ مانیں تو اس کی نقیض صادق ہوگی حالانکہ نقیض تو اصل کے ساتھ محال کا نتیجہ دے رہی ہے تو نقیض لازماً کاذب ہے لہذا ثابت ہوگیا کہ اصل عکس صادق ہے۔

سوال:- بُرہان افتراض کا مطلب بیان کریں؟

جواب:- ذاتِ موضوع کو ایک متعین چیز فرض کر کے اس پر وصفِ موضوع اور وصفِ محمول دونوں کا حمل کیا جاتا ہے تاکہ عکسِ مفہوم حاصل ہو جائے۔

سوال:- بُرہان عکس کسے کہتے ہیں؟

جواب:- عکس کی نقیض کا عکس نکال کر یہ دیکھا جائے کہ یہ عکس، اصل عکس کے خلاف ہو تو واضح ہو جاتا ہے کہ اصل کا عکس صحیح ہے اور نقیض کا عکس باطل (غلط) ہے۔

سوال:- متصلہ موجبہ کا عکس مستوی قلم بند کریں؟

جواب:- متصلہ موجبہ (خواہ کلیہ ہو یا جزئیہ) کا عکس موجبہ جزئیہ آتا ہے جیسے "کلما کان الشیٔ حدیدا فھو ممتد بالحرارۃ" کا عکس "قد یکون اذا کان الشیٔ ممتدا بالحرارۃ فھو حدید" ہوگا۔

سوال:- متصلہ سالبہ کلیہ کا عکس مستوی تحریر کریں؟

جواب:- اس کا عکس بھی سالبہ کلیہ آتا ہے جیسے "اذا کان المرء حرا خان وطنہ" کا عکس "لیس البتۃ اذا خان المرء وطنہ کان حرا" ہوگا۔

سوال:- متصلہ سالبہ جزئیہ کا عکس مستوی بیان کریں؟

جواب:- متصلہ سالبہ جزئیہ کا عکس مستوی نہیں آتا۔

س:- عکس نقیض کی تعریف اور اس کے طریقے میں متقدمین و متاخرین کا اختلاف ذکر کریں؟

جواب: -(۱)......متقدمین کے نزدیک ''قضیہ کے پہلے جزء کی نقیض کو دوسری جگہ اور دوسرے جزء کی نقیض کو پہلی جگہ رکھنا اور اس کا لحاظ رکھنا کہ عکس کی صورت میں صدق اور کیف یعنی ایجاب وسلب باقی رہے''۔

(۲)......متاخرین کے نزدیک ''قضیہ کے جزء ثانی کی نقیض کو اول کی جگہ اور بعینہ اول کو ثانی کی جگہ رکھ دیا جائے، اس کا لحاظ رکھا جائے کہ صدق باقی رہے اور کیف بدل جائے۔

سوال:- مصنفؒ نے کس کا قول اختیار کیا؟

جواب:- مصنفؒ نے متاخرین کے قول کو اختیار کیا۔

سوال:- موجبہ کلیہ وجزئیہ کا عکس نقیض بیان کیجیے؟

جواب:- موجبہ کلیہ کا عکس سالبہ کلیہ آتا ہے جیسے ''کل انسان حیوان'' کا عکس ''لاشئی من مالیس بحیوان انسان''، اور موجبہ جزئیہ کا عکس نہیں آتا؛ کیونکہ اس کے عکس میں صدق نہیں پایا جاتا۔

سوال:- سالبہ کلیہ وجزئیہ کا عکس نقیض بیان کیجیے؟

ج:- سالبہ کلیہ وجزئیہ دونوں کا عکس نقیض موجبہ جزئیہ آتا ہے جیسے سالبہ کلیہ ''لاشئی من الانسان بفرس'' اور سالبہ جزئیہ ''لیس بعض الانسان بفرس'' دونوں کا عکس ''بعض مالیس بفرس انسان'' ہے۔

ربنا تقبل منا انک أنت السمیع العلیم وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین

دیگر تصنیفات وتالیفات

۱......اسلامی تعلیمات (عقائد، عبادات، سفر وہجرت، معاشرتی آداب، اخلاق حسنہ کا سلیس بیان)۔

۲......جواہر درود وسلام (اکابرین کی پسندیدہ ترین کتاب)۔ ۴......امام ابوحنیفہؒ کی عبقری شخصیت۔

۵...... درس آثار السنن شرح اردو آثار السنن۔ ۱۱......مسائل قدوری (مختصر توضیح وتشریح)۔

۶......راہنمائے علم حدیث واردو خلاصہ ''نخبۃ الفکر'' (برائے درجہ سابعہ وتخصص فی الحدیث)۔

۷......انوارات تحریری شرح اردو مقامات حریری۔ ۱۲......تحفۃ الانشاء شرح معلم الانشاء

۸...... کیف تصیر خطیبا؟! [۵۲ دلچسپ وپسندیدہ عربی تقاریر کا حسین مجموعہ]

۹......بچوں کے اسلامی نام (مع) تربیت اولاد کے رہنما اصول۔ ۱۰......درسِ مرقات وایساغوجی۔

۱۴......خلاصہ جات (فلکیات، سراجی، متن الکافی: سادسہ)۔ ۱۵......ابوابِ صرف (مکمل)
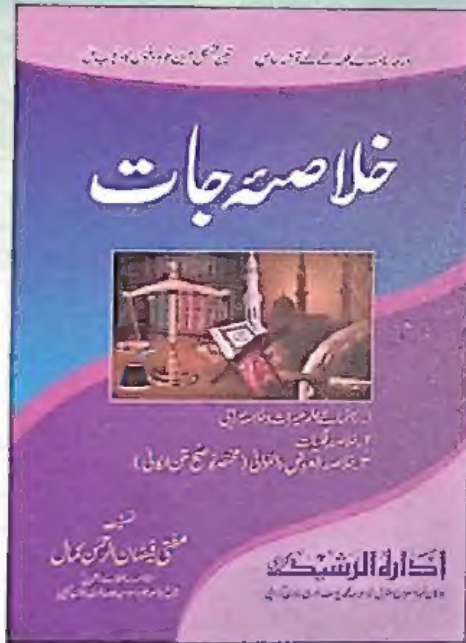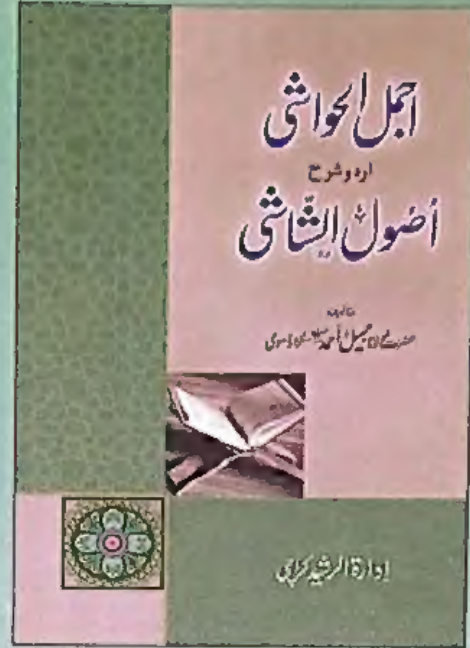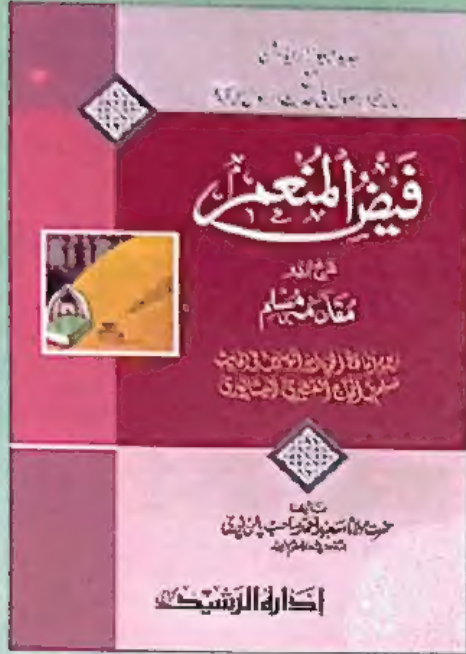
إدارۃ الرشید کراچی

دوکان نمبر ۱ معراج منزل نزد علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

Tell: 021-34928643, Cell: 0321-2045610

Email:Idaraturrasheed@yahoo.com

Email:Idaraturrasheed@gmail.com